Regd No E-P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

جلد ۶ || ۲۶ تبوک ۱۳۳۶ھ ش ۔ یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء || نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ:— طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ ستمبر کل مکرم سیٹھ محمد صاحب رئیس التبلیغ مکرم عزیز احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا ربوہ پہنچ گئے۔

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ افسوس کل ۱۰ بجے صبح مکرم بھائی احمد دین صاحب ڈنگوی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور جنہیں ۱۸۹۷ء میں بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ خاص صحابہ میں دفن کئے گئے۔ مرحوم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے برادر نسبتی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ ادارہ بدر مرحوم کے بیٹے اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور ان کے خاندان کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان ۱۴ ستمبر جلسہ سالانہ کیلئے مناسب تیاریاں جاری ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے بہتر سامان پیدا کرے اور پیش آمدہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین۔

جرمن ترجمہ قرآن کریم کی پیشکش پر آسٹریا کے چانسلر کیطرف سے اظہار تشکر

سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کے نام آسٹریا کے چانسلر کیطرف سے شکریہ کا خط

جمہوریہ آسٹریا کے فیڈرل چانسلر جناب ڈاکٹر جولیس راب نے احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے نام اپنے ایک خط میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے ہدیہ پر دلی شکریہ ادا کیا ہے۔ اور اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کی سب سے مقدس روحانی کتاب کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور وہ اس بیش بہا روحانی متاع کو دلی مسرت کے ساتھ اپنی لائبریری کا قیمتی جزو بنا کر رکھیں گے۔ یاد رہے کہ پچھلے دنوں ۲۹ جولائی کو مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آسٹریا کے چانسلر کو جرمن ترجمہ قرآن کریم پیش کرنے کی غرض سے ویانا تشریف لے گئے تھے۔ لیکن عین انہی دنوں چانسلر صاحب ویانا سے باہر تھے جس پر یہ انتہائی قیمتی پیشکش ان کے خاص نمائندے نے وصول کی تھی۔ چانسلر نے اپنے خط میں اس امر پر بھی افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ اس موقعہ پر ذاتی طور پر جماعت احمدیہ کے ان نمائندگان سے نہ مل سکے۔ ڈاکٹر جولیس راب کے خط کا ترجمہ حسب ذیل ہے:—

بخدمت شیخ ناصر احمد صاحب

انچارج مسلم مشن زیورک

مکرم و محترم

مجھے اس امر کا حد درجہ قلق ہے کہ جب آپ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۵۷ء کو فیڈرل چانسلری کے دفتر میں تشریف لائے تو میں بوجہ ویانا سے باہر ہونے کے آپ سے ذاتی طور پر نہ مل سکا۔ امید ہے کہ آپ اب اس خط کے ذریعہ میرا پرخلوص شکریہ قبول کریں گے۔ کہ آپ بذات خود تشریف لائے۔ اور میرے لئے قرآن کریم کے پہلے نفیس اور مستند عربی جرمن ایڈیشن کا ایک نسخہ پیش کیا۔ میں نے دنیائے اسلام کی اس حد درجہ اہم اور مقدس کتاب پر بڑے شوق سے نظر ڈالی ہے اور میں دلی مسرت کے ساتھ اسے اپنی لائبریری کا ایک قیمتی جزو بناؤں گا۔

مرزا مبارک احمد صاحب کے نام بھی میں اسی مضمون کا ایک خط علیحدہ بھجوا رہا ہوں۔ جو انہیں آسٹریا کی حکومت کے سفارتی نمائندہ کی معرفت پہنچا دیا جائے گا۔

پُرخلوص جذبات کے ساتھ

آپ کا

(دستخط) جولیس راب

جرمن نومسلم گنٹر امین رائٹس اور ان کی اہلیہ کی قادیان میں آمد

اور

مقامات مقدسہ کی زیارت

قادیان ۸ ستمبر۔ آج صبح چھ بجے کی گاڑی جرمن نو احمدی بھائی محترم گنٹر امین رائٹس صاحب مع اپنی اہلیہ محترمہ کے دار الامان میں وارد ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہٗ نے معزز مہمانوں کو اپنے یہاں دار المسیح ہی میں ٹھہرایا۔

آپ ماہ جون سے ربوہ میں زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان کی برکات سے متمتع ہوتے رہے۔ اب جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی زیارت کے لئے یہاں پہنچے۔ جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے ہر دو معزز مہمانوں کو مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی۔ چنانچہ دونوں نے بہشتی مقبرہ۔ مقام جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصےٰ، منارۃ المسیح اور دار المسیح دیکھا اور سلسلہ کے حالات سنے۔ محترم امین صاحب نے حضور علیہ السلام کے مزار مبارک اور بیت الدعا میں دعا کی۔

اندرون حلقہ کے علاوہ باہر کوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحب دکوٹھی حضرت نواب صاحب اور مسجد نور تعلیم الاسلام کالج بھی دکھائے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جہاں اب کلا سوالہ خالصہ ہائی سکول ہے۔ اس کے ہیڈ ماسٹر سردار سنتوکھ سنگھ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ سردار صاحب آپ سے حالات دریافت کر کے بہت محظوظ ہوئے۔ محترم امین صاحب نے انہیں بتایا کہ اس وقت جرمنی میں ۲ سو جرمن احمدی ہیں۔ اور چند ماہ ہوئے جرمنی میں ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور محترم مرزا مبارک احمد صاحب نے کیا ہے۔

چونکہ موضع ٹھیکری والا کے ایک سکھ دوست نے امرتسر سے آتے ہوئے محترم امین صاحب کو اپنے ہاں لے گئے۔ اور پھر خود ساتھ آکر پہنچا گئے۔ اس طرح آپ کو ہندوستان کی دیہاتی زندگی کی جھلک دیکھنے کا موقع مل گیا۔

عصر کی نماز آپ نے مسجد مبارک میں باجماعت ادا کی۔ چونکہ معزز مہمان نے آج ہی پانچ بجے شام کی گاڑی واپس جانا تھا اس لئے مسجد مبارک ہی میں ایک مختصر جلسہ میں جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے نے انگریزی میں تمام درویشان کی طرف سے خوش آمدید کہا اور محترم امین صاحب نے بھی انگریزی میں جواب دیا۔ بر عایت وقت آپ نے قبول اسلام کے مختصر حالات بتائے۔ خوش آمدید اور اس کے جواب کا ترجمہ احباب کرام کو جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے سنایا۔

سا۔ ڈ عصر سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ (باقی صفحہ ۸ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں

سالانہ جلسہ ۱۹۵۷ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۶ واں سالانہ جلسہ ۶ - ۷ - ۸ اکتوبر کو یعنی دسہرہ کی تاریخوں کے مطابق منعقد ہوگا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے دایا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

موجودہ طریقہ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت

مانا کہ آزادی کے بعد ملک نے کئی پہلوؤں میں ترقی کی۔ اور مزید ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ مگر اس کے باوجود بے روزگاری کا مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ آج ملک کے سینکڑوں افراد اس پریشانی کا شکار ہیں۔ مرکزی وزیر تعلیم مولانا آزاد نے دہلی میں ریاستوں کے وزراء تعلیم کی کانفرنس منعقدہ ۲۰ ر ۲۱ ر ستمبر میں بجا فرمایا کہ

"آج کے طریقہ تعلیم سے بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آج کی تعلیم نکمی ہے۔ تعلیم کا مقصد تو ملک میں تعلیم یافتہ لوگ پیدا کرنا ہے اور ان کو ملک کی خوشحالی کے لئے استعمال کرنا ہے۔" (الجمعیۃ دہلی ۲۴/۹/۵۷)

گویا وزیر تعلیم کے نزدیک موجودہ طریقہ تعلیم ہی بے روزگاری کی جڑ بن رہا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ آج تک تعلیم کو نوکری حاصل کرنے کا ذریعہ ہی سمجھا جاتا رہا ہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد طلباء اپنے آبائی پیشوں کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ جو تعلیم حاصل کرے اُسے نوکری ضرور ملے۔ اگر تعلیم حاصل کرنے کے باوجود بھی آبائی پیشوں میں لگ جانا ہے۔ تو پھر تعلیم کی کیا ضرورت تھی۔ اس قسم کے خیالات کے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ ملک کو صنعت و حرفت کی بھی ضرورت ہے اور درحقیقت ہمارے ملک سے بیروزگاری کی مصیبت کا خاتمہ اُس وقت ممکن ہے۔ جبکہ اس کے باشندے زیادہ سے زیادہ صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں۔ بے شک ہمارا ملک مجموعی طور پر زرعی ملک ہے لیکن بڑھتی ہوئی آبادی کے مقابل پر جہاں ملک کو زرعی ترقی کی ضرورت ہے وہاں تمام افراد کو روزگار حاصل کرنے کی صورت یہی ہے۔ کہ ملک میں صنعت و حرفت کو فروغ ملے۔ پس اس کے لئے سب سے پہلے ملک کے افراد کی ذہنیت کو بدلنے کی ضرورت ہے اور اس کا موزوں اور مناسب طریقہ وہی ہے۔ جس کی طرف وزیر تعلیم نے اشارہ کیا کہ بنیادی تعلیم کو صنعت و حرفت کے ساتھ ملایا جائے۔ تاکہ ابتدائی تعلیم کے دوران ہی میں طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق کسی نہ کسی صنعت سے دلچسپی پیدا ہو۔ اور بڑے ہو کر انہیں ملازمتوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ سیکھے ہوئے ہنر کی بدولت وہ باعزت روزی کمانے کے قابل ہو سکیں۔ اور اسی طرح اجتماعی کوشش کے نتیجہ میں سارے ملک کو فائدہ پہنچنے کی قوی امید ہو سکتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی وزارت تعلیم کو موجودہ طریقہ تعلیم کا اس طور سے بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کہ اس وقت طلبہ میں تعلیم کی طرف کیوں توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ اور بجائے نظم و ضبط میں رہ کر صحیح تربیت پانے کے اُن کی طبائع ہنگاموں، ہڑتالوں اور پولیس سے تصادم کی طرف کیوں زیادہ راغب ہوتی ہے؟ چونکہ نوجوان کسی قوم یا ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ اور مستقبل میں انہیں پر تمام ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی مناسب تعلیم اور اصلاح کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سخت رنج ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر شعبہ جات کی طرح اس صیغہ میں ہماری ترقی کی رفتار حد درجہ ناخوشکن ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ وزارت تعلیم اس قسم کی باتوں پر اچھی طرح غور و فکر کر کے کوئی بہتر لائحہ عمل تجویز کرے۔ اور پھر ملک کی تمام ریاستوں میں اُس پر سختی سے عملدرآمد شروع کیا جائے۔ جاری شدہ طریقہ تعلیم کے نقائص نکالنا یا طلبہ کی ناقابلیت پر افسوس کرتے چلے جانا اس مشکل کا اصل حل نہیں بلکہ ضرورت اسبات کی ہے کہ حکومت کی طرف سے جلد از جلد بعض مفید تجاویز کو بھی عملی جامہ پہنا دیا جائے۔ تاکہ ملک کے دیگر ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ اس اہم شعبہ کا قدم بھی ملکی ترقی کی طرف بڑھے۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ ملک کی آزادی کے بعد دس سالہ مدت گذر جانے کے باوجود یہ شعبہ جہاں تھا وہیں اب بھی کھڑا ہے۔ بلکہ شاید اس کا قدم کسی قدر تنزل کی طرف ہی اُٹھا ہے جس پر ذمہ دار اصحاب کو سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ وزرائے تعلیم کی اس کانفرنس میں بعض دیگر مفید فیصلے بھی کئے گئے ہیں اگر اسی طرح وزارت تعلیم نے اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ کی تو امید ہے کہ ملک کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کچھ صورت نکل آئے گی!!

ایک ضروری اعلان

یہ خبر احباب جماعت کی دلی مسرت کا موجب ہوگی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو قرآن مجید کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھی ہے تو "تفسیر صغیر" کے نام سے عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ ترجمہ تھوڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے اس لئے جماعتوں کو فوری طور پر اپنے لئے کاپیاں ریزرو کروا لینی چاہئیں۔ ایک کاپی کی قیمت ۱۶ روپے رکھی گئی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس علمی خزانہ سے مستفید ہونے کے لئے جلد نظارت ہذا کو اپنی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی اطلاع دی جا سکے۔ جو دوست نظارت ہذا کے توسط سے اپنے لئے یہ علمی خزانہ طلب کرنا چاہیں۔ تو امانت "ت" ناظر دعوت و تبلیغ قادیان میں مبلغ ۱۶ روپے فی نسخہ جمع کروا دیں۔ اس بارہ میں جلدی کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فوری اطلاع نہ کرنے کی صورت میں انہیں اس علمی خزانہ سے محروم ہونا پڑے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فوری توجہ کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ چندہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں۔ وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو شروع سال میں نہیں دیتیں۔ ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے! اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں۔"

چونکہ امسال جلسہ سالانہ ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں اور اس چندہ کی وصولی کی رفتار بہت کم ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ضرورت کو تمام احباب کے ذہن نشین کرائیں۔ اور جلد جلد زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں اور وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کی ضروریات مہیا کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اخبار بدر کا

جلسہ سالانہ نمبر

سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر کے بعد اب قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر شائع کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے ● یہ نمبر ۳ ر و ۱۰ ر اکتوبر کے دو پرچوں کو ملا کر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع ہوگا۔ اس میں متعدد دینی معلومات سے پُر علمی مضامین شامل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی اور تبلیغی لحاظ سے یہ نمبر خاص اہمیت رکھے گا ● احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس خاص نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں اور زائد پرچے خرید کر غیر از جماعت احباب میں تقسیم فرمائیں ● اخبار بدر زمانہ درویشی کی خاص یادگار ہے اور اس کو ترقی و وسعت دینا ہر مخلص احمدی کا اولین فرض ہے (ادارہ)

خطبہ جمعہ

دنیا میں جب سے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری ہے صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ر اگست ۱۹۵۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ہم نے موسیٰؑ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ لیکن بجائے اس کے کہ لوگ موسیٰؑ کی پیروی کرتے انہوں نے فرعون کی پیروی کی۔ حالانکہ فرعون کی جو تعلیم تھی وہ صحیح راستہ دکھانے والی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی جو گمراہی کی طرف لے جانے والا تھا۔ اس کی بات تو انہوں نے مان لی۔ اور جو ہدایت کی طرف لے جانے والا تھا۔ اس کی بات نہ مانی۔ (ہود۔ ۹۲)

بدقسمتی سے یہی طریقہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے۔ تو آپ نے جو تعلیم دی۔ وہ بنی نوع انسان کو فلاح اور کامیابی کے مقام تک پہنچانے والی تھی۔ مگر آپ کے وطن کے لوگوں نے اس کا انکار کر دیا اور بجائے ابوجہل کے پیچھے چلے۔ جو فرعون کا ایک ثانی تھا۔ اور ان کی ہر گندی اور فساد پھیلانے والی تعلیم کو انہوں نے قبول کر لیا مثلاً یہی کہ غریبوں اور مسکینوں کو کچھ نہ دو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

اعلیٰ درجہ کی تعلیم

کو رد کر دیا۔ آپ کے بعد بھی یہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو صحابہؓ تو آپ پر ایمان لے آئے۔ مگر سارے عرب نے بغاوت کر دی اور انہوں نے وہی طریق اختیار کیا جو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے اختیار کیا تھا۔ اور اس وقت کے فرعون کے پیچھے چل پڑے۔ اس وقت کے فرعون مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی اور سجاح وغیرہ تھے۔ جنہوں نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور لوگ ان کے متبع ہو گئے۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح جانشین تھا۔ اور لوگوں کے اندر

صحیح اسلامی روح

پیدا کرنے والا تھا۔ اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ کے بعد حضرت عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تب بھی یہی ہوا۔ حضرت عمرؓ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل حج کے لئے گئے تو بعض کم بختوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ عمرؓ تو مر جائیں گے تو ہم فلاں کو خلیفہ بنائیں گے اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے۔ تو ان کے زمانہ میں بھی عبد اللہ بن سبأ جیسے لوگوں نے فتنہ کھڑا کر دیا۔ یہ شخص بھی مصری تھا۔ جیسا کہ فرعون مصری تھا۔ اور لوگوں نے اس کی بات ماننی شروع کر دی۔ ان کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔ تب بھی لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ حضرت علیؓ کو پہلے تو خلیفہ بننے پر مجبور کیا گیا۔ اور پھر ایک چھوٹا سا عذر کر کے کہ معاویہؓ سے صلح کیوں کی۔ انہی لوگوں نے جنہوں نے آپ کو خلافت کے لئے کھڑا کیا تھا بغاوت کر دی اور خوارج کے نام سے الگ ہو گئے۔ اور انہوں نے دو صدیوں تک اسلام میں وہ تہلکہ مچایا کہ لوگوں کا امن بالکل برباد ہو گیا۔ یہاں تک کہ

تاریخوں میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ تم علیؓ کو کیا سمجھتے ہو۔ اس صحابی نے کہا ایک نیک اور پاک انسان انہوں نے کہا۔ عمرؓ اور عثمانؓ کو کیا سمجھتے ہو۔ اس نے کہا اللہ کے خلیفے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور اسے قتل کر دیا۔ پھر یہ فتنہ صرف دو سو سال تک ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آج تک خارجیوں کا وجود چلا آرہا ہے۔ عمان یں زنجبار میں انہی کی حکومت ہے۔ میں جب انگلینڈ گیا۔ تو کچھ مسلمان طالب علم جو زنجبار سے وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے کہا آپ بتائیں کہ مسلمانوں کا کوئی علاج بھی ہوگا۔ یا یہ اسی طرح آپس میں لڑتے رہیں گے۔ میں نے کہا۔ جب تک آپ لوگ اپنے ملک کے مولویوں کے پیچھے چلتے رہیں گے یہی حال رہے گا پھر میں نے کہا۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ کا ایک مولوی نیروبی میں گیا اور اس نے لوگوں کو اکسایا۔ کہ احمدیوں کو مار ڈالو۔ انہوں نے کہا۔ واقعہ اس طرح نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ نیروبی سے ہمارے ہاں ایک مولوی آیا تھا۔ اور اس نے لوگوں کو اشتعال دلایا تھا۔ میں نے کہا۔ ادھر سے ادھر آیا ہو۔ یا ادھر سے ادھر گیا ہو۔ تم نے مانی شیطان کی۔ خدا کی نہیں مانی۔ تم کہتے ہو۔ کہ زنجبار سے مولوی نہیں گیا تھا بلکہ نیروبی سے زنجبار آیا تھا مگر اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ تم مولویوں کے پیچھے چلے اور جب تک اس طرح کرتے رہو گے

مسلمانوں کی لڑائی

آپس میں جاری رہے گی۔ وہ لڑتے رہیں گے۔ کٹتے رہیں گے۔ ابھی تو ہم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن جب ہم واپس گئے۔ تو ہم اپنے ملک میں رواداری کی تعلیم پھیلانے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی کوشش کریں گے۔

اس کے بعد جب ریڈیو پر بھی ہماری جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ ہونے لگا تو ہماری جماعت کے توجہ دلانے پر زنجبار کے بادشاہ نے احمدیوں کو بلایا۔ اور کہا کہ ریڈیو سے جو اعلانات احمدیوں کے خلاف ہو رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے میں انہیں بند کر دوں گا۔ بہر حال جب سے اللہ تعالیٰ کے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری ہے۔ صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ اسی طرح جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا۔ اور اُمت محمدیہ میں مختلف اولیاءؒ پیدا ہوئے۔ تب بھی یہی ہوا۔ کہ لوگوں نے ان کی نہ سُنی۔ بلکہ ان کے دشمنوں کی سُنی۔ جو اپنے وقت کے فرعون تھے اور ان کے پیچھے چل پڑے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے صدیوں بعد

حضرت سید احمد صاحب سرہندیؒ

ہوئے۔ تو لوگوں نے جہانگیر کے کان بھرنے شروع کیے کہ یہ شخص باغی ہے اسے جلدی سنبھالیں۔ ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو جائے گا۔ اس پر جہانگیر نے انہیں گوالیار کے قلعہ میں بند کر دیا۔ مگر پھر بعض لوگوں نے اسے سمجھایا کہ یہ نیک آدمی ہے اسے رہا کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیڑہ غرق ہو جائے پھر ان کے بعد بھی جو بزرگ ہوئے ان سے یہی سلوک ہوا۔ بلکہ اس سے پہلے

حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ

حضرت قطب الدین صاحب بختیار کاکی۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاء اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ وغیرہ کی بھی مخالفت ہوئی۔ حضرت محمد غوث صاحبؒ جن کا مقبرہ لاہور میں ہے وہ کشمیر سے آئے تھے۔ یہاں آکر ان کی بھی بڑی مخالفت ہوئی۔ غرض خواہ یہ بزرگ ملتان میں گذرے ہوں یا پاک پٹن میں گذرے ہوں یا دلی میں گذرے ہوں یا اجمیر میں گذرے ہوں یا آگرہ میں گذرے ہوں یہ آیت ہمیشہ سچی ثابت ہوتی رہی کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون کے پاس اچھی تعلیم دے کر بھیجا تھا مگر لوگوں نے بری تعلیم کو قبول کر لیا اور اچھی تعلیم کو قبول نہ کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ اور نہ معلوم کب تک چلتا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد

بے شک جماعت نے ترقی کی ہے۔ لیکن مخالفت نے بھی ترقی کی ہے اور لوگوں کو اشتعال دلاتے ہوئے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جماعت واجب القتل ہے اس کے افراد کو مار ڈالنا چاہیئے۔ بلکہ بعض اخباروں میں لکھا ہوتا ہے کہ احمدی جماعت نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنائی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ پاکستان کو اس خطرہ کے انسداد کے لئے فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ لیکن دوسری طرف

موجودہ سیلاب کے موقعہ پر

ریڈیو پر اعلان کیا گیا کہ دریائے چناب پر ریلوے پل کے شگاف کو پُر کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ نے کام کیا۔ اور آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر اُسے پُر کر دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ لوگ ہماری جماعت کی تعریفیں کرتے تھے۔ مگر پھر وہی لوگ مخالفت کرنے لگ گئے۔ اب بھی تم دیکھو گے کہ آج تو ریڈیو نے احمدیوں کی تعریف کر دی ہے۔ مگر کل پھر انہی اخباروں نے لکھنا ہے۔ کہ احمدیوں سے بچنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنا رکھی ہے۔ اور اس کی دلیل وہ یہی دیں گے۔ کہ دیکھو ان لوگوں نے

اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر

چند گھنٹوں کے اندر اندر ایک سو فٹ لمبے شگاف کو آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر پُر کر دیا۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ حکومت کو ان لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اب اس تازہ واقعہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ پورے طور پر منظم ہو گئے ہیں۔ اور ان سے سخت خطرہ درپیش ہے۔ اس وقت کوئی نہیں دیکھے گا کہ انہیں خطرناک موقعہ پر سود و دیوں نے اپنے آدمی نہیں بھجوائے بلکہ شور مچانا شروع کر دیں گے۔ کہ یہ لوگ منظم ہو گئے ہیں۔ اور ایک دن پاکستان کو توڑ دیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہی سنت قرار دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھیجا۔ مگر وہ لوگ فرعون کے متبع ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ سمجھا کہ فرعون جن باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ بڑی بھی ہوں یا اچھی۔ وہ صرف

طاقت اور جتھے پر مبنی

ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم فرعون کی باتیں مانیں گے کیونکہ اس کے ساتھ جتھہ ہے

بیروت سے مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ کا ایک مکتوب

حرمین شریف کی زیارت اور عمرہ بجالانے کی سعادت

ذیل میں ہم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے بیروت سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے۔ اس سفر کی دلچسپ تفصیل کے علاوہ بیت اللہ کی زیارت۔ عمرہ کی عبادت اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضہ مبارک میں دردمندانہ دعاؤں کی کیفیت لکھی گئی ہے۔ احباب بالالتزام دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں ان کا حافظ و ناصر رہے اور بخیریت واپس لائے۔ اور آپ کو دیگر مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے۔

از بیروت لبنان

۵۷-۸-۲۸

پیارے ابا جان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آج ہم دونوں عمرہ اور زیارت مدینہ کی تکمیل کر سکے۔ طہران سے ایک پوسٹ کارڈ آپ کو بھیجا تھا جو امید ہے مل گیا ہوگا۔ طہران سے ۲۲ر اگست کی رات کو ہم بخیریت پہنچ گئے تھے۔

بیروت میں

یہاں بیروت میں میاں نسیم حسین صاحب سفیر پاکستان سے ملے تھے۔ بڑی محبت سے پیش آئے ہم دونوں کو کھانے پر بھی بلایا اور اپنی کار برائے سیر وغیرہ بھی دی۔ بیروت بہت خوبصورت شہر ہے۔ اور مشرق وسطیٰ (مڈل ایسٹ) کے سارے متمول لوگ یہاں کی پہاڑیوں پر موسم گرما گزارنے آتے ہیں۔ اس میں یہ ایک خصوصیت ہے۔ کہ سمندر پر واقع ہے۔ اور صاف ستھرا شہر ہے اور ۲۰ منٹ میں مختلف پہاڑی مقامات پر جایا جا سکتا ہے۔ جہاں موسم بہت خوشگوار ہے بیروت پہونچ کر یہ پتہ چلا کہ ہم ۲۴ تاریخ کو جدہ کے لئے سعودی عرب کی ایرلائن کا کوئی جہاز نہیں جا رہا البتہ ۲۵ کو جائے گا۔ اس وجہ سے ایک روز ہمیں بیروت میں زائد ٹھہرنا پڑا۔

سعودی عرب ایرلائن

سعودی عریبیا ایرلائن کی انتظامی حالت خراب ہے۔ جہاز پر جب ہم چڑھے تو اندر سے بوسیدہ اور سیٹوں کی مرمت معمولی دیہاتی کام کی سی تھی۔ کھانا گتے کے ڈبوں میں بند کر کے دیا اور راستہ میں اور کوئی خبر گیری وغیرہ نہیں کی مسافر اپنے حال میں تھے۔ اور شاید جہاز میں ہوا کے دباؤ کے کنٹرول کا انتظام بھی نہ تھا۔ کیونکہ مجھے تو کانوں میں تکلیف بھی ہو گئی۔ جہاز راستہ میں ڈولتا بھی رہا۔ اور اکثر وقت ہم نے پیٹی باندھ کر رکھی۔ خیر شکر کیا کہ یہ ۴½ گھنٹے کا سفر ختم ہوا۔ ہوائی اڈہ پر بھی کام اناڑیوں کے ہاتھوں میں تھا۔ خدا کرے کہ آئندہ اس سروس میں بہتری کی صورت پیدا ہو۔ کیونکہ عالم اسلامی کا مرکز ہے اور ہماری نیک خواہشات اور دلی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔

جدہ میں

شام کے ۵ بجے جدہ پہونچے۔ یہاں کھانا

کے مدنظر یہاں کے ایک بہترین ہوٹل میں ٹھہرے ہوٹل بہت شاندار تھا لیکن غفلت کی حالت میں چھوڑا ہوا نظر آتا تھا۔ گو غیر ضروری طور پر قیمتی سامان سے آراستہ تھا۔ سنا ہے کہ اس پر دس لاکھ پونڈ (ڈیڑھ کروڑ روپیہ) خرچ کیا گیا۔ اور سارا سامان فرنیچر تک غیر ملکوں سے منگوایا گیا ہے۔ حج کے دنوں میں بہت رش ہوتا ہے۔ اس وقت تو ہم گنتی کے ۱۰ یا ۱۵ مہمان ہوں گے۔

یہاں کی سفارت پاکستان سے ضروری امداد ملتی رہی۔ کیونکہ پولیس میں رجسٹر کروانے کے علاوہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لئے علیحدہ راہداری لینی پڑتی ہے۔ محترم خواجہ شہاب دین صاحب سفیر پاکستان مقیم جدہ سے بھی جا کر ملا۔ اچھی طرح پیش آئے۔ اور اپنے ماتحت کو انتظامات کرانے کیلئے ہدایات دیں۔ مجھے کھانے پر بھی بلایا۔ چونکہ اس روز میں نے مکہ مکرمہ جانا تھا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ معذرت کا اظہار کر دیا۔

۲۶ر کا سارا دن میرا انتظامات کی تکمیل میں لگ گیا۔ موسم بے حد خراب تھا اور ہے اور بلا کی گرمی پڑتی ہے جس کے ساتھ حبس بھی ایسا کہ الامان اور گھٹا گھٹا رہتا تھا۔ اور مجھے سعودی عریبیا کے ہوائی سروس کے تجربہ کے بعد اور کچھ مزید علم ہوا کہ ۲۹ کی ایک کا وہ ذمہ نہیں اٹھاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ویٹنگ لسٹ پر رہو۔ اس لئے مجبوراً ۳۰ کو لبنان کی ایرسروس سے واپسی کا انتظام کیا جس کی وجہ سے خرچ بھی زائد ہوا۔ کیونکہ اس سروس میں صرف فرسٹ کلاس کے ٹکٹ ملتے تھے۔ اسلئے زائد کرایہ دینا پڑا۔ ابھی تک سعودی عرب آنے میں آسانی سے جگہ ملتی ہے لیکن حاجیوں کے لئے رش کی وجہ سے نکلنے میں تنگی بدستور ہے۔

مکہ معظمہ کو روانگی

ان انتظامات کی تکمیل کے بعد ۲۶ کو نماز مغرب کے بعد ہم ٹیکسی میں جدہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ احرام میں نے ہوٹل سے ہی باندھ لیا تھا۔ جدہ سے مکہ معظمہ ۷۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ پوری ٹیکسی کوئی

پندرہ بیس ریال میں ہو جاتی ہے۔ اور ایک پونڈ کے بدلہ کوئی ۱۲½ ریال مل جاتے ہیں۔ شام کو ۷ بجے ہم روانہ ہوئے سڑک بہت اچھی ہے۔ اور قریباً ۲۰ فٹ چوڑی ہوگی۔ ۸½ بجے ہم مکہ معظمہ میں پہنچ گئے۔ راستہ میں دس بارہ میل کے فاصلہ پر پولیس کی چوکیاں ہیں جو چیک کرتی رہتی ہیں۔ مکہ پہنچ کر سیدھے ہوٹل میں گئے۔ ہوٹل مصر میں جو خانہ کعبہ سے قریب ترین ہے یعنی دو فرلانگ سے بھی کچھ کم ہوگا قیام کیا۔

بیت اللہ شریف میں دعائیں

جلدی سے کھانے سے فارغ ہو کر کوئی نو بجے کے قریب ہم خانہ کعبہ میں پہنچے اور طواف شروع کیا۔ یہاں جدہ سے پاکستان نیشنل بنک کے منیجر نے جو کراچی سے تار دلوا دی تھی ہمارے ساتھ اپنا ایک آدمی کر دیا تھا۔ وہ ہمارے ساتھ تھے۔ ایک مقامی آدمی کو بھی لے لیا جس نے ہمیں طواف کروایا۔

اس وقت دل کی عجیب کیفیت تھی دعائیں پڑھتے جاتے تھے۔ اور اس طرح ہم نے سات چکر مکمل کئے۔ اس کے بعد مقام ابراہیم پر میں نے دو رکعت نفل پڑھے ساتھ ام قیوم بیگم نے ذرا ہٹ کر پڑھے۔ کیونکہ عورتوں کو اس کے بالکل قریب نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے الحمد للہ کہ یہ نفل بڑی رقت سے پڑھنے کی توفیق ملی! اور میں نے اسلام اور احمدیت۔ اس کے مبلغین اور پھر حضرت صاحب آپ کیلئے اماں کے لئے۔ چچا جان کے لئے۔ دونوں پھوپھی جان کے لئے اور اپنے بھائی بہنوں کے لئے نام لے لیکر دعا کی۔ میں نے یہ بھی دعا کی کہ اے اللہ یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ مجھے تو نے اس عبادت کا موقعہ دیا لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے والد کی خواہش مجھ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ لیکن حالات کی مجبوری سے وہ اسکی ادائیگی پوری نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کی خواہش کے خیال سے میری اس عبادت میں ان کو بھی شامل سمجھیو۔ اپنے لئے اور قوم کے لئے بھی میں نے بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو قبول فرمائے۔ آمین۔ میں نے انفرادی دعائیں بھی کیں اور باقی رشتہ داروں کے لئے بھی بھائی جان مرزا عزیز احمد۔ ماموں جان کے خاندانوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کی ہدایت

اور اپنے دوستوں کے لئے۔ غرضیکہ سب کا جن کا اس وقت خیال آسکا دعا کی۔ لیکن انفرادی دعاؤں کے علاوہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دل میں خاص جوش پیدا ہوتا رہا

دو نفل کی ادائیگی کے بعد کعبہ کے ملحق حصہ میں دو نفل اور پڑھے اور پھر اس کے معاً بعد صفا مروہ میں سعی کیلئے گئے۔ یہ حصہ اب گورنمنٹ نے پختہ کر دیا ہے۔ سیمنٹ کا فرش اور اور سیمنٹ کے بہت بلند گرڈرز کی چھت۔ پہاڑیاں تو برائے نام ہیں اور چند گز سے زیادہ اونچی نہیں۔ اسکے سات چکر لگائے اور دعائیں ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ معلم ساتھ تھا۔ بعض لوگ کاروں میں بھی بیٹھ کر یہ چکر لگا رہے تھے۔ وہ غالباً معذور ہوں گے اسکے بعد بال کاٹے اور عمرہ لیا۔ عبادت کی تکمیل کے بعد کوئی رات کے بارہ بجے کے قریب ہم واپس لوٹے۔

منیٰ اور عرفات میں

صبح کی نماز ۳½ بجے خانہ کعبہ میں ادا کی اور دوبارہ طواف کیا۔ اس کے بعد موٹر میں منیٰ اور مزدلفہ اور عرفات کے مقامات دیکھنے گئے اور عرفات کے میدان کے ایک ٹیلہ پر جو جبل رحمت کہلاتا ہے۔ دو رکعت نفل بھی پڑھے ان تمام مقامات کو دیکھ کر ۹-۱۰ بجے کے قریب مکہ معظمہ سے واپس جدہ کے لئے چل پڑے۔

مدینہ منورہ کو روانگی

دوپہر جدہ گزار کر شام کے ۵ بجے مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ٹکٹ تو ہوائی جہاز کا تھا لیکن اس میں جگہ نہ ملی۔ اس لئے ٹیکسی کروائی۔ یہ لمبا سفر تھا۔ کوئی ۴۲۷ کلومیٹر کا۔ ٹیکسی میں ڈرائیور کے علاوہ صرف ہم دونوں تھے۔ رات کا سفر وحشت والا ضرور تھا۔ لیکن یہاں گرمی کی شدت کی وجہ سے صرف علی الصبح یا رات کو سفر ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ کوئی ۵ بجے روانہ ہو کر رات کے ۱۱½ بجے مدینہ منورہ پہنچے۔ سڑک یہ بھی اب پختہ ہے اور اچھی ہے۔ قریباً ۱۸ فٹ چوڑی ہوگی۔ مکہ معظمہ والی سڑک سے کچھ کم چوڑی ہے۔ ٹریفک بہت کم تھا۔ ۲۶ کے سفر اور عبادت اور پھر اس لمبے سفر اور گرمی کی شدت کی وجہ سے ہم دونوں بہت تھک گئے تھے۔ اور ہم بیمار بھی۔ الحمد للہ سفر بخیریت گذر گیا۔ اور رات ہوٹل اسلام میں ٹھہرے جو مسجد نبوی کے بالکل ملحق ہے۔ یعنی کوئی ۲۰ گز کا فاصلہ ہوگا۔

مسجد نبوی میں اور روضہ مبارک پر دعائیں

مدینہ منورہ میں صبح گائیڈ لیکر سب سے پہلے مسجد نبوی میں گئے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر میں نے دو نفل پڑھے الحمد للہ کہ اس موقع پر بھی دعا کی اچھی توفیق نصیب ہوئی۔ اور میں نے لمبی دعائیں کیں۔ دو نفل سے فارغ ہو کر مسجد کے اندر ہی اور مصلے کے بالکل قریب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ (باقی صفحہ ۶ پر)

بیرونی ممالک میں غیر مبایعین کے "تبلیغی مشنوں" کی حقیقت

از مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ

حال ہی میں منکرین خلافت کے اخبار "پیغام صلح" نے اپنی "تبلیغی کارگزاری" بتاتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ

"ووکنگ کے علاوہ ہمارے اور بھی کئی مشن ہیں۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ امریکہ۔ انڈونیشیا اور کئی مقامات پر ہمارا تبلیغی کام جاری ہے"۔ (پیغام صلح ۷ راگست ۱۹۵۷ء صد ۱۲)

اس دعویٰ کی حقیقت اگر خود منکرین خلافت کی تحریروں کی روشنی میں ہی دیکھی جائے۔ تو وہ یہ ہے :-

(۱) جہاں تک غیر مبائعین کے امریکن مشن کا تعلق ہے۔ اس کی "یتیمی کی حالت" کا اعتراف تو "پیغام صلح" نے خود اسی پرچہ میں کر لیا ہے۔ چنانچہ ۷ راگست ۱۹۵۷ء کے پیغام صلح کے صد ۲ پر یہ الفاظ چھپے ہوئے موجود ہیں :-

"افسوس ہے کہ ہماری انجمن نے اپنی توجہ امریکن مشن سے ہٹالی ہے۔ اور اب یہ مشن یتیمی کی حالت میں پڑا ہوا ہے"۔

گویا پیغام صلح نے اپنے جس پرچے میں امریکہ میں تبلیغی کام جاری ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے غائبانہ تصرف نے اسی پرچہ میں خود اسی کے ہاتھوں یہ اعتراف بھی کرا دیا کہ "وہ مشن یتیمی کی حالت میں پڑا ہوا ہے"۔

(۲) امریکہ کے نام نہاد تبلیغی کام کی حقیقت تو قارئین نے ملاحظہ فرمالی اب باقی "تبلیغی کام" کی اصلیت بھی سنیئے۔ اور لطف یہ کہ خود منکرین خلافت ہی کی زبان قلم سے سنیئے :-

غیر مبایعین کے مایۂ ناز مبلغ مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی غیر مبایعین کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"اخبار میں موٹی سرخی دی جاتی ہے کہ فلاں ملک میں ہمارا مشن کھل گیا۔ اور مبلغ کو دیگر اخراجات تو ایک طرف سالہا سال تک تنخواہیں بھی نہیں ملتیں۔ یہ حال ہے امریکن مشن کا۔ برلن کے امام ہوہوم کا تار میں نے خود ووکنگ میں پڑھا کہ میری بیوی کے ہاں بچہ ہونے والا ہے۔ میرے پاس ایک پائی نہیں۔ خدا کے لئے مجھے کچھ بھیجو اس کا انجام جو کچھ ہوا وہ آپ کے سامنے ہے کہ وہ مبلغ احمدیوں کا دشمن ہو گیا۔ اور آپ کا لاکھوں روپیہ برباد ہو گیا مرکز کے اس سلوک کرنے سے تمام مشنوں کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا بڑی محنت سے بنائی ہوئی جماعتیں ختم ہو گئیں...... اسی کا ماتم انڈونیشیا کا برباد شدہ مشن کر رہا ہے آنے والی نسلیں ان آثار قدیمہ کو دیکھ کر مرکز کے کرتا دھرتا لوگوں کی نالائقی پر آنسو بہائیں گی کہ یہاں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا مشن ہوا کرتا تھا۔ کیا یہ تبلیغ اسلام کرنے کا دعویٰ کرتے والی جماعت کے لئے مقام ذلت نہیں۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ میں ان مشنوں کی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتی ہے۔ جن کا دنیا میں کوئی وجود نہیں۔ اور جماعت کو دھوکہ دے کر چندے وصول کرتی ہے"۔

(ٹریکٹ آخری التماس از مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی)

ایک دوسرے غیر مبائع چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری مکتبہ احمدیہ اپنے تبلیغی کام کی حقیقت واضح کرتے ہیں :-

"جرمن مشن بند ہو چکا ہے امریکن مشن کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں وہاں مسجد کی تعمیر کے لئے بھی تگ و دو ہوئی۔ مگر اس ذمہ داری سے بھی آپ خائف ہیں مبلغین کی کارگزاری کی رپورٹ کبھی مرتب وجامع اور شائع نہیں ہوئی"۔

(کھلی چٹھی بنام سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

(۳) اب لے دے کے صرف ایک ووکنگ مشن رہ جاتا ہے۔ جسے "پیغام صلح" جماعت احمدیہ لاہور کی شاخ قرار دیتا ہے۔ (پیغام صلح ۱۹ رمئی ۱۹۵۷ء صد ۲) اور اکثر ایک "عظیم کارنامہ" کے طور پر پیش کیا کرتا ہے بلکہ گزشتہ سال اس نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا۔ کہ اکیلا ووکنگ مشن "اپنی اہمیت اور عالمگیر اثر و اقتدار کے لحاظ سے میاں صاحب کے تمام مشنوں پر فائق ہے"۔

سو اس مشن کا منکرین خلافت کے ساتھ جو تعلق ہے۔ اور وہاں پر یہ لوگ جس طرح منافقت سے کام لے رہے ہیں۔ اس کی حقیقت بھی انہی چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری مکتبہ احمدیہ کی زبان قلم سے سنیئے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"اخبار پاکستان ٹائمز کے نامہ نگار نے امام مسجد ووکنگ سے دریافت کیا۔ کہ اس مشن کا تعلق کسی انجمن سے ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں صرف لاہور کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ہمارے اخراجات کی کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ اور بس خدا کی شان جس مشن کے قیام کے لئے جماعت نے اس قدر قربانی کی۔ حالانکہ اگر غیور احمدی جماعت چاہتی تو اس قربانی سے الگ جگہ حاصل کر کے یہ تمام کاروبار بڑی کامیابی سے چلا لیتی۔ اور باوجودیکہ آپ سے بڑھ کر اور کس کو علم ہے کہ ہر امام کو وہاں کام کرنے سے بیشتر سوگند لینی پڑتی ہے۔ کہ میں بہ حیثیت عقیدہ اہل سنت والجماعت ہوں۔ گویا احمدیت کو اخفاء میں رکھنا پڑتا ہے۔ مگر آپ کو یہ حالت بھی قابل قبول ہے"۔

(کھلی چٹھی بنام سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

گویا جس مشن کو پیغام صلح اپنی جماعت کی شاخ قرار دیتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر ان لوگوں کو اپنے عقیدے کے اظہار کی بھی جرأت نہیں۔

مندرجہ بالا حوالے کسی ایسے فرد کے نہیں ہیں کہ انہیں تعصب مخالفت یا مبالغہ کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ یہ سب حوالے خود غیر مبایعین کے بلکہ ان کے ایسے بزرگوں اور اکابرین کے ہیں جو آج بھی ان کے گروہ میں قابل احترام سمجھے جاتے ہیں۔ ان حوالوں میں کھلے الفاظ میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ

(۱) منکرین خلافت کا امریکی مشن "یتیمی کی حالت" میں پڑا ہوا ہے۔

(۲) انڈونیشیا کا برباد شدہ مشن ان کی انجمن کا ماتم کر رہا ہے۔

(۳) جرمن مشن بند ہو چکا ہے۔

(۴) ووکنگ مشن کی احمدیت دشمنی کا یہ حال ہے۔ کہ امام مسجد ووکنگ کو وہاں کام کرنے سے بیشتر یہ قسم کھانی پڑتی ہے۔ کہ اس کا احمدیہ انجمن اشاعت اسلام سے کوئی اعتقادی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ بحیثیت عقیدہ اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔

(۵) الغرض بالفاظ مولانا عبد الحق ودیارتھی منکرین خلافت کے قائم کردہ

"تمام مشنوں کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ اور بڑی محنت سے بنائی ہوئی جماعتیں ختم ہو رہی ہیں"۔

اور ان کی "انجمن" ایسے مشنوں کی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتی ہے۔ جن کا دنیا میں کوئی وجود تک نہیں ہے"۔

اگر اپنی حالات کا نام "تبلیغی کام" ہے جسے پیغام صلح بعد فخر پیش کرتا ہے۔ تو یہ تبلیغی کام اُسے ہی مبارک ہو

جرمن نو مسلم کی قادیان میں آمد

(بقیہ صفحہ ۱)

نے عصر سے قبل محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ مکرم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز وجناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کو بھی مہمانوں کے ساتھ چائے پر دار المسیح میں دعو کیا۔ اور نماز عصر اور بعد کی تقریب کے وقفہ میں دار المسیح ہی میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بعض خواتین کو بلایا اور محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ نسبتی جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے سب کی نمائندگی کرتے ہوئے جرمن بہن محترمہ امینہ دیتا رائٹس کی خدمت میں انگریزی میں ایک ایڈریس پیش کیا اور خوش آمدید کہا۔

بعد عصر چوک مسجد مبارک میں تمام احباب نے نہایت خلوص اور محبت سے الوداع کہا۔ دوران قیام میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جیسے قدیم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کر کے بھی مہمانوں کو مسرت ہوئی۔ بعدازاں دونوں پانچ بجے شام کی گاڑی دہلی کے لئے روانہ ہو گئے جہاں سے آگرہ تک سیاحت کر کے ربوہ واپس ہونگے۔ اور ۲۸ ستمبر کو کراچی سے مراجعت فرمائے وطن ہونگے۔ احباب دعا فرمائیں کہ دونوں مرکز سلسلہ کی زیارت اُن کے لئے ہر طرح کی برکات کا موجب ہو۔ آمین ؎

مولوی محمد احمد مرحوم (ابن خان میر خان صاحب) کے المناک حادثہ شہادت کی تفصیلات

مرحوم محض احمدیت کی بناء پر شہید کئے گئے

مولوی محمد احمد صاحب مرحوم کی دردانگیز شہادت کی مختصر خبر بدر مورخہ ۴؍جولائی میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں جو مزید تفصیلات اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

مولوی محمد احمد صاحب مرحوم کی دردانگیز شہادت کی مختصر خبر "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ادارہ کو حال ہی میں جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہید موصوف محض احمدیت کی بناء پر گولی کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔

مرحوم نہایت درجہ خلیق، ملنسار اور منکسر المزاج درویش طبع نوجوان تھے۔ اور ضلع کوہاٹ کے علاقہ ٹل میں میڈیکل پریکٹیشنر کی حیثیت میں مسلسل پندرہ سال سے عوام کی طبی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اور یہ جاننے کے باوجود کہ آپ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں باوقار اور سنجیدہ طبقہ میں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

گزشتہ سال کا واقعہ ہے کہ ایک سرحدی ملاں نے کوہاٹ میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے اور فضا کو مکدر کرنے کے لئے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور عوام کو مولوی محمد احمد مرحوم کے خلاف اکسایا۔ جب حکام بالا تک اس کی شر انگیزی کی رپورٹ پہنچی۔ تو ان کی طرف سے مناسب کارروائی کی گئی اور وقتی طور پر یہ فتنہ دب گیا۔ مگر جیسا کہ آئندہ واقعات نے بتایا۔ آتش بغض و عناد اندر ہی اندر سلگتی رہی اور آزاد علاقے کے بعض شعلہ مزاج معاند اپنی خوفناک سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا مصمم ارادہ کر کے موقع کی تلاش میں لگے رہے یہاں تک کہ ۲۹؍جون کا وہ منحوس دن آیا۔ جبکہ "ٹل" ضلع کوہاٹ سے ۵-۶ میل کے فاصلہ پر آزاد علاقہ کے ایک ملاں نے اپنے بعض عزیزوں کو مولوی محمد احمد مرحوم کے پاس بھیجا کہ وہ ایک مریض کے علاج کے بہانہ ان کو اپنے ٹانگہ پر بٹھا کر اپنے گاؤں میں لے آئیں۔ چنانچہ یہ ظالم جب مولوی محمد احمد مرحوم کے پاس گاؤں آنے کی درخواست لے کر پہنچے۔ تو انہوں نے بلا تامل کشادہ پیشانی سے ان کی درخواست منظور کر لی۔ اور تانگے پر بیٹھ کر ان کے گاؤں کی جانب روانہ ہو گئے۔ ایک سچے مسلمان کے دل میں ایک مریض بھائی کی خدمت کے جو محبت آمیز جذبات ہوتے ہیں وہ سبھی مولوی صاحب مرحوم کے دل و دماغ میں موجزن تھے۔ مگر انہیں کیا معلوم تھا کہ وہ کسی علاج کی غرض سے نہیں جا رہے۔ تانگہ میں بیٹھ کر آخرت کا سفر طے کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کی ہمدردی کا بدلہ تشکر و امتنان کے الفاظ سے نہیں۔ بلکہ رائفل کی گولی سے دیا جانے والا ہے۔

بہرحال مولوی صاحب مرحوم ۵-۶ میل تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے جونہی اس گاؤں میں پہنچے۔ ملاں مذکور نے غضبناک ہو کر کہا۔ یہ قادیانی ڈاکٹر ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ یہ کہتے ہی اس نے بے گناہ مرحوم پر رائفل کا فائر کر دیا۔ اور ایک لمحہ میں انسانیت کی جیتی جاگتی تصویر تڑپتی لاش میں تبدیل ہو گئی۔ یعنی اسلام اور احمدیت کا فدائی محمد احمد دین و ملت کی آبیاری کے لئے اپنا مقدس خون پیش کر کے اپنے مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مولوی محمد احمد صاحب مرحوم کی دردناک شہادت اور اس کے حالات میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ جس سے دل ماتم کناں اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ اور سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ مرحوم نے پسماندگان میں چار کم سن اور معصوم بچے اور ایک ستم رسیدہ بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ جو مرحوم کے بعد بظاہر بالکل بے سہارا ہو گئے ہیں۔ اور بوڑھے والدین اور چھوٹے بھائی ان کے علاوہ ہیں۔ بالفاظ دیگر دس افراد پر مشتمل ایک پورا خاندان اس وقت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے مظلوم پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کا خود ہی حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مولوی محمد احمد مرحوم کے مبینہ قاتل کے متعلق ۔ ۔ ۔ ۔ مزید یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے احمدیوں کے علاوہ شیعوں کے خلاف بھی "علم جہاد" بلند کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک شیعہ افسر کو اس نے قتل کی دھمکی بھی دی تھی۔ نیز سنا گیا ہے۔ کہ اب وہ علاقہ خوست کی طرف بھاگ گیا ہے۔

موجودہ حادثہ کی اطلاع جناب کمشنر صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کوہاٹ اور جناب پولیٹکل ایجنٹ صاحب پارہ چنار کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔

امید ہے کہ حکومت اس نوعیت کے سفاکانہ قتل و غارت کے سلسلہ کی روک تھام کے لئے فوری اور مؤثر کارروائی کرتے ہوئے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گی۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ آگ زیادہ پھیل کر ملک کے امن کو برباد نہ کر دے۔

خدا تعالےٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے اُمت مسلمہ کے دینی راہنماؤں کو آسمانی عقل و بصیرت بخشے۔ تا وہ اپنے قول و عمل سے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی بدنامی کا موجب نہ بنیں۔ بلکہ اللہ تبارک تعالےٰ انہیں ہدایت دے کہ وہ ملک و ملت کی نیک نامی اور قیام امن کا باعث بنیں۔ (آمین اللّٰھم آمین)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا ایک مکتوب (بقیہ صفحہ ۴)

(بقیہ صفحہ ۴)

مبارک پر لمبی دعا کی۔ اس دعا میں میں نے حضرت صاحب اور آپ کی طرف سے اور اجمالاً خاندان کے تمام افراد کی طرف سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ اس موقع پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق پر نفل ادا کرتے ہوئے طبیعت میں ہیجان اور اضطراب بہت تھا۔ جسے میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کے حضور میں یہ عرض کی کہ اللہ! تو نے اپنا سب سے بزرگ ترین نبی مبعوث کیا۔ اور ایسا شان والا نبی کہ جس کے بارے میں یہ کہا کہ اگر وہ نہ ہوتا تو دنیا ما فیہا پیدا نہ کی جاتی۔ لیکن آج اس کی امت انتہائی کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہے اور اسے کوئی عزت کا مقام حاصل نہیں وہ نہ صرف دنیاوی وجاہت سے عاری ہے۔ بلکہ دینی اور اخلاقی طور پر بہت گر چکی ہے۔ اور جو چند افراد اس کے احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں دوسرے مسلمان ان کی دینی کوششوں میں حائل ہوتے ہیں۔ اور انہیں ہر طرح گرانے اور ناکام کرنے کے درپے ہیں تو اپنے فضل سے موجودہ تکلیف دہ کیفیت کو جلد تر بدل دے اور اپنے رسول اکرم کی تعلیم اور اس کے دین کو دنیا میں عزت اور وقار کا مقام بخش۔ غیر مسلموں کی ظاہری شان و شوکت اور ظاہری اخلاقی برتری کا اندازہ کرتے ہوئے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ ابتر حالت سامنے رکھتے ہوئے میں نے بڑے درد اور سوز سے یہ دعا کی اور اس وقت اپنی طبیعت میں پورا پورا جوش پایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ملحقہ روضہ مبارک پر بھی دعا کی۔ پشت پر مکان کا وہ حصہ تھا جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رہائش رہی تھی۔ یہ تمام حصہ ایک جنگلے کے اندر ہے جس میں سوراخ ہیں۔ جس سے وہ دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم موٹر میں بیٹھ کر مندرجہ ذیل مقامات دیکھنے گئے۔

(۱) جبل احد اور امیر حمزہؓ کی قبر۔ یہ مقام مدینہ سے کوئی تین میل کے قریب ہو گا۔ دوسرے شہداء کی بھی یہاں قبریں ہیں۔ اور گائیڈ کے بیان کے مطابق شہادت کے مقام پر ہی یہ سب دفن ہیں

(۲) مسجد قبلتین جہاں قبلہ کی تبدیلی پر ایک ہی مسجد میں ایک دن کی نمازیں مختلف جہت میں پڑھی گئی تھیں

(۳) مقام غزوہ خندق یہ بھی کوئی مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہو گا

(۴) وہ پہلی مسجد جو مدینہ منورہ میں تعمیر ہوئی تھی مسجد نبوی تو اب بہت عالیشان بن چکی ہے۔ اور پہلے ترکوں نے اور اب سعودی حکومت نے اس کی توسیع کی ہے لیکن یہ مسجد زیادہ تر پرانی شکل اور اسی رنگ میں رکھی گئی ہے۔

(۵) جنت البقیع جس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض قریبی عزیز اور صحابہ مدفون ہیں۔ یہ چار دیواری کے اندر ہے اور مسجد نبویؐ کے ساتھ ہے۔ بدقسمتی سے یہ اس وقت بند تھی اور محافظوں نے باوجود ہمارے اصرار کے نہیں کھولی صرف معین وقت پر کھلتی ہے۔ مجبوراً چار دیواری کے باہر سے دعا کر کے ہم لوٹ آئے۔

جدّہ میں واپسی

آج دن تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر بذریعہ جہاز ہم ۱/۲-۲ بجے جدہ واپس پہنچ گئے۔ ہوائی جہاز سے قریباً ایک گھنٹہ کا سفر ہے۔ اب کل انشاء اللہ لبنان میں دوبارہ داخلہ کا ویزا اور سعودی عرب سے باہر نکلنے کا اجازت نامہ لینا ہے اور انشاء اللہ ۲۰ کی صبح کو ۵ بجے لبنان کی ایئر سروس سے بیروت جائیں گے۔

(الفضل ۱۶/۹/۵۷)

مختصر جائزہ

خوارج کون؟

جماعت احمدیہ ۔ یا ۔ فرقہ مودودیہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اخبار "دعوت دہلی" نے جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی جدوجہد معلوم ہونے پر عامۃ المسلمین کی طرف سے حقیقی خدمتِ دین سے کوتاہی اور جماعت احمدیہ کی قابل ستائش مساعی پر اعتراف حقیقت کے رنگ میں جزو نظر کے مستقل کالم کے ماتحت ایک نوٹ لکھا۔ چنانچہ اس پہلو سے اخبار بدر میں تفصیلی تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن حال ہی میں اخبار دعوت دہلی کے اسی نوٹ کو اخبار صدق جدید مجریہ ۳۰ اگست ۵۷ء میں ایک تعمیری تنقید کے عنوان سے نقل کیا گیا ہے اور اسکی تقلید حیدرآباد کے اخبار "صبا دکن" نے بھی کی۔ اس لئے ذیل کے مضمون میں ایک اور پہلو سے اخبار دعوت کی اس تنقید کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ جائزہ نہایت ہی مختصر ہے۔ لیکن اس سے مودودی جماعت کی خوارج کے نقشِ قدم پر چلنے کی اصل پوزیشن واضح طور پر سامنے آجاتی ہے۔ فہل من مدکر۔ (ایڈیٹر)

فرقہ مودودی اور خوارج

دعوت دہلی کی اس عبارت کو میزان صدق و عدالت پر تولنے کے بعد پورے یقین سے ہم کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خارجیوں کی جماعت نہیں بلکہ فرقہ مودودی سچ مچ خارجیوں کی جماعت ہے۔

فرقہ خوارج و مودودی

خوارج کا نعرہ تھا ان الحکم الا للّٰہ یعنی حکم صرف خدا کا ہے۔ وہ یہی نعرہ بلند کر کے خلفاء و امراء کی اطاعت کو گناہ سمجھتے تھے۔ اور ان کا عمل تھا سارے اکابر امت کی نکتہ چینی۔ حکم عدولی و خودسری۔ جب ہم اس پر فرقہ مودودیہ کو پرکھتے ہیں تو یہ فرقہ حرف بحرف خارجی ثابت ہوتا ہے۔ جناب مودودی صاحب کا نعرہ ان الامر الا للّٰہ ہے۔ اسی لئے وہ خارجیوں کی طرح کسی حکومت کی وفاداری یا اس کے ساتھ تعاون اپنے دین کے خلاف سمجھتے ہیں۔ مودودی صاحب کا دین کسی تعمیری کام میں بھی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ جہاں ہیں اس تاک میں بیٹھے ہیں کہ کب اس نعرہ کے بلند کرنے کا موقعہ ملتا ہے اگر میرا یہ قول غلط ہے تو کوئی ان دانشوروں سے پوچھے کہ ہندوستان جیسے سیکولر اسٹیٹ میں رہتے ہوئے آخر یہ حکومت کے ساتھ تعاون کیوں نہیں کرتے۔ آخر یہ سرگروہ اہلِ دہلی سے زمام اقتدار چھیننے کی تاک میں کیوں بیٹھے ہیں۔ جس کی شہادت ان کے لٹریچر میں جگہ جگہ ملتی ہے

عمل خوارج و مودودی

پھر ان کا عمل دیکھئے تو اہلِ خوارج کی طرح انہوں نے بھی تمام اکابر امت کو ہدف ملامت بنا رکھا ہے۔ امراء و سلاطین کو تو جانے دیجئے انہیں تو یہ ہمیشہ خارجیوں کی طرح اپنے سب وشتم کا نشانہ بناتے ہی رہتے ہیں۔ بھلا ان صوفیائے کرام نے مودودی صاحب کا کیا بگاڑا تھا۔ جنہوں نے اپنے اثر عبادت۔ ذکر الٰہی اور قوت باطن سے ہزاروں کافروں کو مسلمان بنا ڈالا۔ جیسے مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ۔ سید احمد بریلوی وغیرہ جناب مودودی نے ایک کتاب "تجدید احیاء دین" لکھ کر ان تمام بزرگان امت کے نامہ اعمال پر سیاہی پھیر دی ہے یہ ہے جناب مودودی صاحب کا کارنامہ تجدید۔ جب ہم خوارج کی تاریخ دیکھتے ہیں تو ان کے بھی حرف بحرف یہی کارنامے نظر آتے ہیں۔ اور درست یہ ہے کہ آج جو شخص فرقہ مودودی کی کتابوں کا مطالعہ کرے گا۔ وہ صرف صوفیائے کرام ہی نہیں بلکہ آہستہ آہستہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی بدظن ہو جائے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

جماعت احمدیہ کا مسلک

اب آیئے جماعت احمدیہ کو دیکھئے اس کے اور فرقہ مودودیہ کے مسلک میں مغرب و مشرق کا بُعد ہے۔ جماعت احمدیہ ہر برسرِ اقتدار پارٹی کی اطاعت کرتی ہے۔ اور تمام تعمیری کاموں میں پورے اخلاص عمل سے اس کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ اور واطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ ہر حکومت کی اطاعت ہمارا دینی فریضہ ہے۔ بر فرقہ مودودی کی طرح اطاعت و فرمانبرداری کے لئے اپنی پارٹی کی حکومت کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی نہیں رہتی۔

بزرگانِ امت

پھر بزرگانِ امت کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک دیکھئے تو یہ تمام صحابہ کرام۔ مجددین امت۔ اور صوفیائے عظام کو انتہائی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام بزرگوں کے کارناموں کو بے حد سراہا ہے۔ اور قوم و ملت پر ان کا اتنا زبردست احسان تسلیم کیا ہے کہ یہ امت کبھی ان کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

اب واقعات و حقائق کی روشنی میں دیکھئے کہ خارجی کون سی جماعت ثابت ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ یا فرقہ مودودیہ۔

کوششِ اصلاح

مدیر "دعوت" نے مسلمانوں سے شکوہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی اصلاح کی کوشش نہیں کی گئی۔ بہت خوب۔ آپ نے بندوق دوسرے کے کندھے پر رکھ کر چلانی شروع کر دی۔ خود کیوں پیش قدمی نہیں فرماتے اور احمدیوں کو راہِ ہدایت دکھلانے کے لئے آگے نہیں بڑھتے۔ آپ یقین جانئے کہ اس میدان میں آپ ہمیشہ احمدیوں کو خندہ پیشانی سے اپنا استقبال کرتے پائیں گے۔ احمدی تو اسے بڑا غنیمت سمجھتے ہیں کہ کوئی انہیں راہ راست دکھانے آئے۔

چھوت چھات

مگر آپ یہ بھول رہے ہیں۔ کہ اب آپ کے دین کی بقا تو محض چھوت چھات پر ہے۔ جس دن آپ نے یہ بندش توڑی دیکھیں گے کہ اسی دن لوگ جوق در جوق جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ ہمیں آپ کی اس کمزوری کا خوب علم ہے اور آپ نے اسی تحریر میں یہ کہہ کر اپنی اس کمزوری کا اظہار فرما دیا کہ علماء کی مسلسل تنبیہہ سے اتنا ہوا کہ یہ فرقہ امت مسلمہ سے کٹ کر ایک علیحدہ فرقہ بن گیا۔ یہ قول آپ کے اس احساس کمتری کی غمازی کر رہا ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ کی راست روی۔ حق پرستی اور پختہ کاری سے سخت مرعوب ہیں۔ اگر میں نے آپ کی اس ذہنی کیفیت کے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ تو بسم اللّٰہ آیئے۔ ذرا اولوالعزمی کا ثبوت دیجئے۔ جماعت احمدیہ سے ربط و ضبط قائم کیجئے اور پھر دیکھئے کہ اس اقلیت کو آپ کھاتے ہیں یا یہ اقلیت آپ کو ہضم کر جاتی ہے۔

ستر سالہ کوشش

"مدیر دعوت" نے تیسری بات بڑے غضب کی کہی۔ آپ لکھتے ہیں کہ ستر سال میں آج تک مناظرے و مباحثے کے علاوہ دعوت و تبلیغ کے ذریعہ فرقہ قادیانی کو گمراہی سے موڑنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

مخالفین احمدیت کا حشر

میرا خیال ہے کہ مدیر مذکور کی اس تحریر سے مخالفین احمدیت کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہوگی۔ مدیر مذکور نے کس بے دردی سے اُمتِ مسلمہ کی ستر سالہ کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ یہ سیکڑوں کتابیں جو جماعت کے خلاف لکھی گئیں۔ کیا تھیں؟ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اور مولوی محمد علی مونگیری وغیرہ جو زندگی بھر اخباروں اور پریس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے رہے وہ کیا تھا؟ اور ہاں یاد آیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جو اپنے آپ کو فاتح قادیان لکھا کرتے تھے اس کی کیا وجہ تھی؟ جب ان لوگوں نے بھی دعوت و تبلیغ کا فریضہ ہی ادا نہیں کیا تو کوئی شیخ الکل فی الکل کوئی غازی دین اور کوئی فاتح قادیان کیسے بن گئے؟ اور ذرا چلتے چلتے یہ بھی بتا دیجئے کہ یہ جو ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے اندر جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگامہ برپا کیا گیا۔ اور جس کے دوران مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے بھی ایک کتابچہ "قادیانی مسئلہ" لکھ کر ہنگامہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی اور امت مسلمہ کی نظروں میں سرخرو بننا چاہا۔ وہ کیا تھا؟

ذرا ان حقائق پر بھی غور کیا ہوتا!!

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت احمدیہ جموں

صدر و سیکرٹری تبلیغ۔ بابو محمد یوسف صاحب احمدی محلہ پٹیال نزد گورنمنٹ پرائمری سکول جموں۔

سیکرٹری مال و تعلیم۔ بابو فیروز الدین صاحب۔

منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک ہے۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

سیکرٹری مال۔ مکرم منشی سید ضیاء الدین صاحب

" تبلیغ " " عبدالحلیم صاحب

" تعلیم " " عبدالشکور صاحب

آڈیٹر۔ " " غلام احمد صاحب۔

منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک ہے۔

جماعت احمدیہ سیتی مرگ

صدر۔ مکرم میاں راج محمد صاحب بمقام سیتی مرگ ڈاکخانہ طارت پورہ تحصیل ہندواڑہ (کشمیر)

سیکرٹری برائے جملہ امور۔ مولوی عبداللطیف صاحب۔

معلم و مؤذن۔ مکرم سلام الدین صاحب

محاسب۔ مکرم محمد یوسف صاحب

مشروط منظوری برائے چھ ماہ

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بزبانِ ہندی)

کیلئے

مخلصین کے وعدہ جات اور رقوم کی نقد ادائیگی

مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ شولا پور وصول ۴/-
" غفور محمد صاحب چر گاؤں " ۲/-
" ماسٹر قمر علی صاحب سمبلپور اڑیسہ " ۵۰ پیسے
" عبدالرزاق صاحب گونڈہ " ۱۰/-
" بی۔ ایم محمد صاحب مرکرہ " ۵/-
" جی۔ ایس احمد صاحب مرکرہ " ۵/-
" ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب مظفر پور ۵۰/-
" سیٹھ داؤد احمد صاحب " ۱۰/-
" ٹی۔ کے سلیمان صاحب بمبئی وصول ۶/-
" امتہ الرشید بیگم صاحبہ مظفر پور " ۵/-
" شاہدہ بیگم صاحبہ " " ۵/-
" سید شہامت علی صاحب پریم اکر قادیان " ۱/-
محترمہ امتہ اللہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید شہامت علی صاحب ۲۵ پیسے
" امتہ اللہ محمودہ بیگم صاحبہ منجانب والدہ مولوی محمد یعقوب صاحب " ۲۵ "
" " " والدہ احمدی بیگم صاحبہ ۲۵ "
" " " بھائی رشید احمد صاحب ۲۵ "
" " " مسعود احمد صاحب ۲۵ "
مکرم پی۔ عبداللہ صاحب پینگاڈی (مالابار) ۱ر۶۸
" ایس۔ ڈی قمرالدین صاحب " " ۱ر۶۶
" ایم۔ این عبداللہ صاحب " " ۱ر۶۶
" بی۔ احمد صاحب " " ۳/-
" کے۔ پی کنجی محی الدین صاحب " " ۱/-
" مولوی اے۔ پی ابراہیم صاحب " " ۱/-
" بی۔ ڈی۔ کنجی عبداللہ صاحب " " ۲/-
" سی۔ پی علی کٹی صاحب " " ۲۵۔
" کے۔ ای حسن صاحب " " ۱/-
" سی۔ ڈی۔ کنجی احمد ماسٹر " " ۱/-
" پی۔ مدار محمد صاحب " " ۲۵۔
" اے۔ پی۔ احمد کویا صاحب " " ۱/-
" ایم۔ ابراہیم کٹی صاحب " " ۱/-
" سی کنجی عبداللہ صاحب " " ۲ر۵۰
" اے۔ پی عبداللہ مصطفیٰ صاحب " " ۲ر۵۰
" بی۔ ایس۔ محمد کنجی صاحب " " ۱/-
" کے۔ ایم۔ علی صاحب " " ۱/-
" پی۔ پی۔ ابوبکر صاحب " " ۲/-
" اے۔ پی۔ محمد کنجی صاحب " " ۲۵۔
" بی۔ عبدالسلام صاحب " " ۲۵۔
" ایس۔ وی۔ عبداللہ صاحب " " ۲۵۔
" اے۔ محمود صاحب " " ۱/-
" اے سلیمان صاحب " " ۵/-
" ایم۔ زین الدین صاحب " " ۳/-
" پی۔ پی۔ مریم صاحبہ " " ۱/-
" پی۔ پی۔ خدیجہ صاحبہ " " ۱/-
" پی۔ پی کنجی آمنہ صاحبہ " " ۱/-
" ایم سلیمہ صاحبہ " " ۷۵۔

محترمہ ایم۔ زبیدہ صاحبہ پینگاڈی (مالابار) ۲۵۔
" سی کنجی عائشہ صاحبہ " " ۲۵۔
" ایس ڈی نفیسہ طاہرہ صاحبہ " " ۵۰۔
" کے ہاجرہ صاحبہ " " ۲۵۔
" کے نفیسہ صاحبہ " " ۲۵۔
" ایس۔ وی زینب صاحبہ " " ۱/-
" سی خدیجہ صاحبہ " " ۱/-
" بی۔ رقیہ بی صاحبہ " " ۲۵۔
" بی عائشہ صاحبہ " " ۵۰۔
" بی۔ عبدالقادر صاحب " " ۲۵۔
" سی۔ ڈی خدیجہ صاحبہ " " ۲۵۔
" کے کنجی احمد صاحب " " ۲۵۔
" ایم۔ ابراہیم صاحب " " ۵/-
محترمہ بی۔ کنجی عائشہ اہلیہ سلیمان صاحب " ۲/-
" بی۔ کنجی آمنہ صاحبہ " " ۱/-
" بی۔ زکیہ بی صاحبہ " " ۱/-
" بی۔ صفیہ بی صاحبہ " " ۱/۵۰
" بی۔ فاطمہ بی صاحبہ " " ۱/-
مکرم بی عبدالرحیم صاحب " " ۷ر۵۰
محترمہ بی۔ خدیجہ صاحبہ " " ۲ر۵۰
مکرم بی۔ عبدالحمید صاحب " " ۱/-
محترمہ کے۔ پی کنجی آمنہ صاحبہ " " ۵۰۔
" کے۔ پی کنجی عائشہ صاحبہ " " ۵۰۔
" بی۔ مریم صاحبہ " " ۲۵۔
" بی۔ خدیجہ صاحبہ " " ۲۵۔
" سی۔ اے فاطمہ صاحبہ " " ۱/-
" ایم عائشہ صاحبہ " " ۱/-
" بی۔ حلیمہ صاحبہ " " ۱۲۔
" اے۔ پی خدیجہ صاحبہ " " ۱/-
مکرم خان بہادر محمد صاحب پرنسپل کرنول کالج ۲۰/-
" علی محی الدین صاحب مدراس ۲/-
" عبدالحق صاحب خادم چارکوٹ ۱۲۔
" عبدالکریم صاحب درویش قادیان ۱/-
" افتخار احمد صاحب اشرف " ۱/-
" میاں سعید احمد صاحب محمد نگر ۵/-
" محمد عبدالحلیم صاحب دیودرگ ۴ر۵۰
" بابا خدا بخش صاحب گجراتی درویش قادیان ۱۰/-
" محمد عابد صاحب شاہجہانپور ۱۰/-
" بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش قادیان ۱/-
محترمہ والدہ صاحبہ مرحوم سید سہیل احمد صاحب رانچی ۵/-
مکرم محمد داحمد بیران صاحب تیماپور ۶/۱۹
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۰/-
لجنہ اماء اللہ قادیان ۲/-
محترمہ سلمیٰ سلطانہ صاحبہ بنارس ۵/-
لجنہ اماء اللہ یادگیر ۲/-
مکرم حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان ۱/-

جماعت احمدیہ کنہ پورہ (کشمیر) کی طرف سے تربیتی جلسے اور وقار عمل

(۱)

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۵ء کی شام کو مسجد احمدیہ کنہ پورہ میں زیر صدارت ماسٹر غلام نبی صاحب ایک غیر معمولی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں سب دوست جماعت کے شامل ہوئے تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد غلام نبی صاحب بڈر۔ عبدالخالق صاحب بٹ ساکن بانہو نے کی۔ بعدہٗ خاکسار اور ماسٹر غلام نبی صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ جن میں جماعت کے دوستوں کو گذشتہ جمود اور سستیوں کو ترک کر کے عملی رنگ میں بیدار ہونے کی تلقین کی گئی۔

(۲)

مورخہ ۱۷ اگست کی شام کو مسجد احمدیہ شورت میں زیر صدارت عبدالاحد صاحب ڈار (صدر جماعت) جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے چھوٹے بڑے مرد جمع تھے۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد غلام محمد صاحب گنائی۔ عبدالخالق صاحب راتھر۔ علی محمد صاحب لون نے یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ جن میں جماعت کے افراد کو عملی جد و جہد کی طرف توجہ دلائی بعد ازاں ماسٹر غلام نبی صاحب نے ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس میں بعض پرانے بزرگوں کی قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ خاکسار نے آیت ولا تہنوا ولا تحزنوا۔۔۔
۔۔۔ پڑھ کر جماعت کو سستی ترک کرنے اور کسی قسم کا خوف نہ کھانے اور صداقت کے یقین کے ساتھ عملی میدان میں آنے کی تلقین کی۔ اور انصار۔ خدام۔ اطفال لجنہ کی صف بندی سے منظم ہونے کی تاکید کی۔

(۳)

مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء کو جمعہ پر خاکسار نے خطبہ کے بعد اعلان کر دیا کہ آج شام کو تمام نوجوان مسجد میں جمع ہو جائیں۔ چنانچہ شام کے وقت بعض کو بلا کر لایا گیا۔ اور باقی خود آ گئے۔ اس جلسہ میں انصار بھی موجود تھے۔ صدر جلسہ غلام نبی صاحب بڈر بنائے گئے۔ انہوں نے صدارت فرمائی۔ تلاوت غلام محمد صاحب راتھر نے کی۔ نظم ماسٹر غلام نبی صاحب نے اپنی تیار کردہ بزبان کشمیری پڑھ کر سنائی۔ جس میں نفاق کی شقاوت کو دور کرنے اور اپنی کمزوریوں کو دور کر کے خود کو صداقت کی مشعل بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اس کے بعد عبدالغنی صاحب لون نے نوجوانوں کو اپنے تجربہ کی باتیں سنا کر بیدار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صاحب صدر نے بھی بتایا کہ انصار۔ خدام۔ اطفال بن کر گویا ہم انسانیت اور احمدیت کا جنم لے رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس جون میں آنا چاہیئے۔ اس کے بعد خاکسار نے آیت ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغد۔۔۔ پڑھ کر اپنے جماعتی مستقبل پر سوچنے اور تدابیر اختیار کرنے اور عملی روپ میں آ کر منظم ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر ماسٹر غلام نبی صاحب نے بعض تربیتی خامیوں کی تفصیلی طور پر ذکر فرما کر ان کو دور کرنے اور خدام کی قیمتی زندگی کو اصلی زندگی بنانے کا حقدار اور قابل بن جانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ قائد ماسٹر صاحب بالاتفاق رائے منتخب ہوئے۔ نائب قائد غلام نبی صاحب بڈر۔ سیکرٹری مجلس غلام محمد صاحب ڈار مقرر ہوئے۔ بعدہٗ دعا پر جلسہ ختم ہوا اس کے بعد سیلاب کے گڑبڑ کی وجہ سے کوئی کام نہ ہو سکا۔

وقارِ عمل

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۵ء کو خدام مسجد احمدیہ کنہ پورہ میں ۱۰ بجے جمع ہوئے گو سارے حاضر نہیں تھے۔ لیکن پھر بھی کسی حد تک جمع ہوئے۔ مناسب نعروں اور دعا کے بعد گاؤں کے باہر موضع شورت کی طرف جانے والے راستے کے ۷ گز لمبے اور اڑھائی گز چوڑے حصہ کو درست کر کے بڑی ہمت کے ساتھ راستے کو نمایاں کر دیا۔ بڑے بڑے پتھر اور گارہ اور مٹی ڈھو کر خندقوں کو پُر کر دیا۔ اور دعا کے بعد واپس لوٹے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو پورے اخلاص اور بیداری سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار غلام احمد شاہ۔ مبلغ کنہ پورہ

ولادت

مکرمی اسرار محمد صاحب آف راؤڑ کے چھوٹے بھائی مکرم انور محمد صاحب کے ہاں خدا کے فضل و کرم اور حضورؓ کی دعا کی برکت سے لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضور نے ابرار احمد تجویز فرمایا۔ اسرار محمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۱۰ روپیہ امانت بدر مرحمت فرمائے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب عزیز بچہ کو درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (آمین)

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب درویش قادیان ۵۰۔
" مولوی خورشید احمد صاحب پرباکر مبلغ شاہجہانپور ۲/-
" مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ ملاقہ مالابار ۲/-

بھارت کے مختلف مقامات پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

کے

کامیاب جلسے

مدراس میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے اعلان کی تعمیل میں مدراس میں ۱۵ ستمبر کو "اسلامک سنٹر" میں بعد نماز عصر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمد کریم اللہ خاں صاحب نوجوان نے فرمائی۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو جناب بشیر احمد صاحب ستان کولم نے کی۔ اور بعد ازاں ملک رفیع الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام" وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے سنایا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت" کے عنوان پر ۲۰ منٹ تقریر کی۔ جس میں خاکسار نے اختصاراً یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کیا۔ اور "انسانیت" کا صحیح تصور پیش کیا۔ اپنی قوت قدسیہ اور خدائی تعلیم کی برکت سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا فرمایا۔ اگر ایک طرف ۳۶۰ بتوں کے پرستاروں کو خدائے واحد کے آستانہ پر لا جھکایا تو دوسری طرف انسانیت کی صحیح اقدار کو عملی طور پر قائم کر کے بتایا۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ کا خطبہ اور وصیت آج کے پیش کردہ Human Charter" کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے عربی و عجمی۔ کالے اور گورے کے امتیازات کو مٹا کر عالمگیر اخوت کی بنیاد رکھی۔ اور ہر ایک کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔" اسلام" "امن" کا ہی دوسرا نام ہے۔ ایک مسلمان کو اسلامی تعلیم کی رو سے امن کا شہزادہ ہونا چاہیئے۔ اسی لئے "السلام علیکم" کے الفاظ میں ہر مسلمان دوسرے کی سلامتی اور خیر خواہی چاہتا اور اس کے حصول کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور انسائیکلو پیڈیا میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ آپ ایک کامیاب ترین پیغمبر شخصیت ہیں۔

خاکسار کے بعد جناب پی۔ مالا۔ سبرامانیم مدلیار ایڈیٹر "سنڈے آبزرور" مدراس نے انگریزی میں تقریر فرمائی آپ نے اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں اسلام کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ میں اس کی تعلیم کا مداح ہوں۔ کیونکہ [illegible] سادہ اور قابل عمل ہے۔ اس مذہب میں کوئی چھوت چھات۔ ذات و پات کا سوال نہیں بلکہ عالمگیر اخوت کی بنیاد رکھی گئی ہے اسلام نے بت پرستی سے روک کر انسانیت کی قدر و قیمت کو بڑھایا۔ اور انسان کو غلامی سے آزادی دی۔ بانی اسلام صلعم نے امن۔ پاکیزگی و طہارت کی تعلیم دی ہے۔ اسلام ایک رواداری کا مذہب ہے بعض مسلمان بادشاہوں پر جو جبراً تبدیل مذہب کا الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ تاریخی اعتبار سے غلط ہے۔ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں ہندو سول اور ملٹری کے اعلے عہدہ پر مامور تھے۔ میرے دل میں اسلام کی تعلیم اور بانی اسلام صلعم کی پاکیزہ سیرت کا اثر ہے۔ اسی لئے میں اس جلسہ میں شامل ہونے اور تقریر کرنے کے لئے آیا ہوں۔

آپ کی تقریر کے بعد چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ صدر جلسہ نے مسٹر سبرامانیم کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ ہماری دعوت پر تقریر کے لئے تشریف لائے۔ اور اُن کی تقریر میں بعض بیان کردہ باتوں کی اسلامی نقطہ نگاہ سے وضاحت کی۔ اس کے بعد جلسہ نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے ملتوی ہوا۔

نماز مغرب ادا کرنے کے بعد پھر جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ محترم مولوی غلام نادر صاحب نے آنحضرت صلعم کے "رحمت للعالمین" ہونے پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور بتایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانہ کے لئے رحمت ہیں تو اس زمانہ میں بھی آپ کا روحانی فیض بصورت نبوت جاری رہنا چاہیئے۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے اجرائے نبوت و امت محمدیہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے جلسہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ اور آخر میں دعا کرنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ کا اعلان بذریعہ پوسٹرز نیز انگریزی و ٹامل اردو اخبارات میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ دعوتی رقعہ جات بھی معززین شہر کو بھجوائے گئے بفضلہ تعالے ہر طبقہ کے دوست اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی

جلسہ مستورات

۵ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بھی اسلامک سنٹر میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ عزیزہ بیگم صاحبہ قدسیہ بیگم صاحبہ بنت سرتاج بیگم صاحبہ آف بیگم صاحبہ نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف حصوں پر تقریریں کیں۔ اور آخر میں سب نے مل کر "علیک الصلوٰۃ و علیک السلام" کی نعت پڑھی۔ اس مبارک تقریب میں غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر لجنہ کی طرف سے بھی حاضرات جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

بمبئی

کل شام کے ۵ بجے الحق کے صحن میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ اس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی مسلمان ہندو وعیسائی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع کی گئی۔ تلاوت مکرم محمد سلیمان صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم عبد الباری صاحب نے پڑھی۔

اس کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر ٹھیک سوا گھنٹہ تک تقریر کی بفضلہ تعالیٰ تقریر نہایت توجہ و دلچسپی سے سنی گئی۔ اور غیر احمدی مسلمان وغیرہ جو کثیر تعداد میں شریک ہوئے تھے بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو مبارک ثابت کرے

جلسہ کے دوران اور اس کے بعد سلسلہ کے لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے

خاکسار سمیع اللہ

انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

کلکتہ

مرکزی ہدایت و اعلان کے بموجب کل ۱۵ ستمبر ۵۷ء شام کے ۶½ بجے احمدیہ دار التبلیغ کے Hall میں جلسہ "سیرۃ النبی" منعقد کیا گیا۔ صدر کے فرائض مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض بیان کی اور بتایا کہ سال میں دو جلسے اس غرض کے لئے کرنا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ جماعتوں کے فرائض میں داخل فرمایا ہے۔ جس کی ادائیگی پر ہم اللہ تعالےٰ کا احسان و فضل یقین کرتے ہیں۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے پون گھنٹہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے بحیثیت صدر جلسہ اپنے مخصوص طرز بیان میں نہایت لطیف اور دلنشین طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے کے واقعات اور ان میں ہمارے [illegible] سبق ہیں ان امور پر روشنی ڈالی۔ [illegible] امداد کے مدنظر آنحضرت [illegible] الفضول اور ایک قرض خواہ [illegible] ابو جہل کے ذمہ قرض کی وصولی کا واقعہ [illegible] مولوی صاحب موصوف کا بیان تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم "سلام بحضور سرور کائنات" خاکسار نے حاضرین کو سنائی اور دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

حاضری لفضلہ تعالےٰ اچھی تھی۔ بیشتر احباب و نوجوانان جماعت شریک جلسہ تھے۔ غیر احمدی و کچھ غیر مسلم بھی شریک جلسہ تھے۔ روشنی و لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اگرچہ کافی تعداد [illegible] باہر کھڑے ہو کر ہی تقریریں [illegible] دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور مزید خدمات دین و سلسلہ کی توفیق [illegible] اپنا مختلف قسم کے ٹریکٹ ایک معقول تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ والسلام

خاکسار محمد شمس الدین سیکرٹری تبلیغ [illegible]

مرکرا (کورگ)

نظارت کی ہدایت کے موجب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انعقاد کے لئے پہلے سے کوشش شروع کر دی۔ غیر احمدی احباب کو بھی حصہ لینے کی دعوت دی بعض غیر مسلموں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔

لیکن عین جلسہ کے پروگرام سے دو روز قبل مسلسل بارش کے شروع ہو جانے سے پروگرام میں خلل پڑ گیا

لیکن جلسہ کے روز مغرب سے پہلے شروع

ہو جانے والی شدید بارش نے صحیح معنوں میں پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنانے دیا۔

تاہم احباب جماعت نے حسب پروگرام مسجد احمدیہ مسکرا میں بعد نماز عشاء اس تقریب کو باحسن منایا۔ گو بیرون از جماعت احباب بوجہ بارش جلسہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن احباب جماعت نے ہی اجتماع کو رونق بخش دی۔

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مسکرا میں قریباً ساڑھے آٹھ بجے شب زیر صدارت خاکسار جلسہ کی کارروائی کلام پاک کی تلاوت سے ہوئی۔

قرآن مجید کی تلاوت مکرم سلطان احمد خاں صاحب نے کی۔ آپ کے بعد مکرم ابرار محمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت ہی نصیحت آموز اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انسانی زندگی کے مختلف شعبہ حیات میں آپ کا اسوہ حسنہ نسل انسانی پر آپ کے احسانات کی تفصیل بیان کی۔ اور احباب کو اس نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اسی طرح درود شریف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سرور دو عالم پر درود بھیجنے کی تلقین اللہ تعالےٰ نے بھی فرمائی ہے۔ اس طرح حدیث شریف سے درود شریف کی افضلیت بھی بیان فرمائی۔

بالآخر ساڑھے دس بجے بعد دعا جلسہ کی کارروائی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

منظور احمد مبلغ جماعت احمدیہ مقیم مسکرا

اورین (بہار)

جلسہ سیرت النبی صلعم ۲۷/۹ ۱۵ کو بوقت چار بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل تحریری اور زبانی اطلاعات کے علاوہ منادی بھی کروائی گئی تھی۔ بستی کے ہندو اور مسلمان اور اطراف کے اہل ہنود نے بھی شرکت کی۔ جلسہ خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں آنحضرت صلعم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات سے آپ کے اعلےٰ اخلاق کو واضح کیا گیا۔ دوسری تقریر سید لطافت حسین صاحب نے کی۔ جس میں توریت اور وید کے حوالوں سے آپ کی صداقت بیان کی۔ صدارتی تقریر میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی مقبولیت کے ثبوت میں بعض مشاہیر کے اقوال اور تاثرات پیش کئے۔ بستی کی اکثر مسلم مستورات بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ پردہ کا انتظام تھا۔ تمام حاضرین اچھا اثر لے کر گئے۔

سید وزارت حسین

اورین۔ بہار

جمشید پور

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب پراونشل امیر صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد مکرم جناب امیر صاحب مقامی نے "اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے عمدہ پیرایہ میں مثال کے ساتھ اس امر کو ثابت کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ جو مذہب امن اور صلح کا پیغام دے وہ کیونکر تشدد کو روا رکھ سکتا ہے۔ اسلام کی یہ بنیادی تعلیم ہے۔ پھر فرمایا۔ جو قوم بالکل قلیل تعداد میں ہو وہ تشدد اور ظلم میں کیونکر پہل کر سکتی ہے۔ یہ عقل اور فہم سے بالکل بعید ہے۔ تیرہ سال مکی زندگی میں اذیتیں برداشت کرنے کے بعد آپؐ نے بحکم الٰہی ہجرت فرمائی۔ جب دشمنانِ اسلام نے وہاں بھی آپ کو نہیں چھوڑا۔ تب آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ اب دشمن کے خلاف مدافعانہ رنگ میں تلوار اٹھاؤ۔ غرض دشمنوں کا یہ اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے بالکل باطل ہے۔

اس کے بعد جناب پراونشل امیر صاحب نے مضمون "افاضہ روحانی آنحضرت صلعم" پر تقریر کی۔ آپؐ نے بتایا کہ جس طرح مادیت میں کمالات رکھے گئے اُسی طرح روحانیت میں بھی کمال رکھے گئے ہیں۔ آپ نے مادی اور روحانی کمالات کی مثالوں کو پہلو بہ پہلو رکھا اور ایک ایک کی تشریح فرمائی۔ جب کوئی بشر علم وہنر میں کمال حاصل کر لیتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس کی شاگردی اختیار کرتا ہے تو استاد اپنے کمالات کو اپنے شاگرد میں منتقل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شاگرد کو بھی باکمال بنا دیتا ہے۔ سورہ نساء کی اس آیت ومن یطع اللہ ورسولہ . . . . . وحسن اولئک رفیقا سے ثابت کیا کہ اللہ اور رسول اکرم صلعم کی کامل پیروی واطاعت سے انسان یہ چاروں درجے حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے متعدد مثالوں سے اس کو واضح کیا۔ پھر بتایا کہ حضرت نبی کریم صلعم کو قرآن پاک میں سراج منیر کہا گیا ہے۔ جس کے معنے ہیں روشن چراغ پس جس طرح جلتا ہوا چراغ اپنے مانند دوسرا چراغ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل آنحضرت صلعم کی پیروی ایک انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ آپ نے نہایت وضاحت سے ثابت کیا کہ حضور اکرم کی قوت قدسیہ اور روحانی افاضہ انسان کو زمرہ کاملین میں داخل کر دیتی ہے۔

اس کے بعد مکرم سید حمید الدین صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے "اسلام میں صنف نازک کا مقام" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے عورتوں کو تین حیثیت سے پیش کیا۔ بیٹی۔ بیوی اور ماں۔ اور یہ بتایا کہ اسلام سے پہلے ان کا کیا مقام تھا۔ اور اسلام نے ان کو کیا رتبہ دیا۔ بیٹی کو ورثہ دیا۔ حضرت فاطمہؓ جب تشریف لاتیں تو حضور اکرم ان کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے متعلق حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ مردوں میں سے وہ مرد بہتر ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ ماں کے قدم کے نیچے جنت ہے۔ یہ رتبہ ماں کا بیان فرمایا۔ جلسہ ۷ بجے شب سے شروع ہو کر ۹½ بجے دعا کے بعد برخاست ہوا۔ بعض غیر احمدی احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

خاکسار محمد سلیمان

سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

ہماری نئی کتاب "جپوئیں پھُل" (بزبان گورمکھی)

پر

غیر مسلم معززین کے شاندار تبصرے

نظارت ہذا کی طرف سے حال ہی میں قریباً دو ہزار روپیہ کی لاگت سے پنجابی (گورمکھی) زبان میں جو کتاب نام "چپوئیں پھُل" شائع کی گئی ہے۔ وہ حکومت کے افسران کالج کے پروفیسر صاحبان۔ گیانی صاحبان اور دوسرے اہل علم حضرات کی خدمت میں نظارت کی طرف سے مفت بھجوائی جا رہی ہے۔ اور الحمد للہ کہ یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے اس کتاب پر جناب سردار جگت سنگھ صاحب ایڈیٹر "رہنمائے تعلیم" نے اپنے رسالہ میں شاندار ریویو کیا تھا جو اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے ذیل میں بعض غیر مسلم معززین کی آراء درج کی جا رہی ہیں۔ آئندہ بھی جو آراء موصول ہونگی وہ شائع کی جاتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کام میں برکت دے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

۱۔ جناب میجر ایم۔ ایس گریوال پسر جناب سردار بلونت سنگھ گریوال ذیلدار حیدر نگر مالیر کوٹلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ میں ان کا مندرجہ ذیل پیغام آپکی خدمت میں پہنچا دوں۔ آپ کے خط اور کتاب چپوئیں پھُل کا بہت بہت شکریہ یہ کتاب اور خط مجھے کچھ عرصہ پہلے موصول ہوئے تھے میں نے تفصیل کیساتھ اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور میری اسکے متعلق یہ رائے ہے کہ یہ کتاب نہ صرف یہ کہ پنجابی لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ بلکہ اسکے ذریعہ سے وہ غلط فہمیاں جو دونوں قوموں کے افراد کے دلوں میں پائی جاتی ہیں بہت حد تک دور ہو جائیں گی۔ مجھے آپ کی انجمن کی طرف سے کئی اور ٹریکٹ اور رسالہ جات ملتے رہتے ہیں میں آپکی خدمت میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکی انجمن بہت ہی اچھا کام کر رہی ہے جس سے دو مشہور ہندوستانی قوموں کے باہمی تعلقات کو استوار کرنے میں بہت مدد ملیگی۔ یعنی وہ دونوں قومیں جو مذہبی تعلیم کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں۔ میں خواہش کرتا ہوں کہ اس قسم کی ملک میں سوسائیٹیاں بھی ہوں اور اسکے ایسے ہی مقاصد ہوں جن سے ہمارے وسیع ملک میں مختلف اقوام کے درمیان محبت اور اتحاد اور یکرنگی پیدا ہو سکے۔ خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے۔"

۲۔ سردار مبلا سنگھ صاحب پریذیڈنٹ لوکل گوردوارہ پربندھک کمیٹی لسارٹھ فاص جالندھر تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکے ارسال کردہ چپوئیں پھُل کا مطالعہ کر کے بہت ہی لطف اٹھایا۔ آپکی تحریر کسی کی جانبداری سے بالکل پاک ہے، اور تبلیغ کا اصل ذریعہ بھی یہی ہے کہ کسی قسم کا تعصب ہوتا ہے کہ واہگرو آپکے ہمیشہ ساتھ ہو اور آپ کو تبلیغ کی زیادہ توفیق دے۔"

۳۔ سردار جوگندر سنگھ صاحب جالندھری سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "آپکی ۲۹/۸ کی سائیکلوسٹائل چٹھی موصول ہوئی مجھے افسوس ہے کہ میں آپکی ایک چٹھی کا جواب کافی دیر سے دے رہا ہوں میں نے آپکا قدرے لٹریچر پڑھا ہے جس سے میرے دل پر یہ اثر پڑا ہے کہ اس طرح کی کچھ اور سوسائیٹیاں بھی قائم ہو جائیں تو کبھی بھی مذہبی جھگڑے پیدا نہ ہوں مجھے اس بات کی بہت ہی خوشی ہے کہ میں آپکے نزدیک ہی ہوں مجھے ابھی تک احمدیت کی تاریخ سے کچھ بھی واقفیت نہ تھی۔"

۴۔ جناب سردار گوبند سنگھ صاحب ورک جمبری کرنال سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپکے ادارہ کی شائع شدہ پنجابی زبان میں "چپوئیں پھُل" کو پڑھا میں نظریئے کو لیکر آپ میدانِ عمل میں نکلے ہیں وہ واقعی قابل تعریف ہے "چپوئیں پھُل" میں آپ نے تاریخی حوالہ جات دیکر جو واقعات درج کئے ہیں اس سے بہت زیادہ غلط فہمیاں دور ہونے میں مدد ملے

لگی۔ یہاں جس جس نے بھی اس کتابچہ کو پڑھا ہے اسکی تعریف کی ہے۔ اسلئے گذارش ہے کہ آپ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی لکھیں یا چھاپیں ضرور یہاں بھی بھیجیں ۔۔۔ اگرچہ آپ کا سلسلہ مذنگاہ سے بھی زیادہ لمبا ہے دعا ہے

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق احباب جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اور بڑھانے کا موجب ہوتی ہے صاحب نصاب مومن کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی ایسی ہی لازمی قرار دی گئی ہے۔ جیسے کہ نماز کا ادا کرنا۔ بعض افراد غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے جماعت کی طرف سے عائد کردہ چندوں کو زکوٰۃ کا قائمقام سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ اسلئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس شرعی فرض کی ادائیگی میں سستی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ نہ بنیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت زکوٰۃ کی جملہ رقوم مرکز میں پہنچنی ضروری ہیں۔ اور مقامی طور پر کوئی خرچ بھی مرکز کی منظوری کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔

زکوٰۃ کی مد میں آمد کی موجودہ رفتار بہت کم ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران مال اس بارہ میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لے رہے۔ اگر احباب اس فرض کی طرف کما حقہٗ توجہ دیں۔ اور اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

امید ہے کہ جماعتوں کے افراد اور صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اس طرف خاص طور پر توجہ کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

پروگرام دورہ مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال

در جماعتہائے احمدیہ ہند از مورخہ ۲۴ ۹/۵۷ تا ۳۱ ۱۰/۵۷

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدہ داران کی اطلاع کے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از مورخہ ۲۴ ۹/۵۷ تا ۳۱ ۱۰/۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرما دیں گے

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی: نام جماعت	روانگی: تاریخ	رسیدگی: نام جماعت	رسیدگی: تاریخ	قیام یوم	کیفیت
۱	حیدر آباد	۲۴-۹-۵۷	کرنول	۲۴-۹-۵۷	۲ یوم	
۲	کرنول	۲۵-۹-۵۷	شولاپور	۲۶-۹-۵۷	۲ ″	
۳	شولاپور	۲۸-۹-۵۷	بمبئی	۲۸-۹-۵۷	۱ ″	
۴	بمبئی	۲۹-۹-۵۷	باندہ	۳۰-۹-۵۷	۱ ″	
۵	باندہ	۱-۱۰-۵۷	نندگڑھ	۱-۱۰-۵۷	۱ ″	
۶	نندگڑھ	۲-۱۰-۵۷	جگام	۲-۱۰-۵۷	۱ ″	
۷	جگام	۳-۱۰-۵۷	ہبلی	۳-۱۰-۵۷	۱ ″	
۸	ہبلی	۴-۱۰-۵۷	شموگہ	۴-۱۰-۵۷	۱ ″	
۹	شموگہ	۵-۱۰-۵۷	ساگر	۵-۱۰-۵۷	۱ ″	
۱۰	ساگر	۶-۱۰-۵۷	منگلور	۷-۱۰-۵۷	۳ ″	
۱۱	منگلور	۱۰-۱۰-۵۷	پینگاڈی	۱۰-۱۰-۵۷	۴ ″	
۱۲	پینگاڈی	۱۴-۱۰-۵۷	ٹیلی چری	۱۴-۱۰-۵۷	۲ ″	
۱۳	ٹیلی چری	۱۶-۱۰-۵۷	کنانور	۱۶-۱۰-۵۷	۳ ″	
۱۴	کنانور	۱۹-۱۰-۵۷	کوڈالی	۱۹-۱۰-۵۷	۲ ″	
۱۵	کوڈالی	۲۱-۱۰-۵۷	مرکرہ	۲۲-۱۰-۵۷	۳ ″	
۱۶	مرکرہ	۲۶-۱۰-۵۷	کالیکٹ	۲۷-۱۰-۵۷	۴ ″	

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیشن نمبر ۵۷۹ معمول مورخہ ۱۲ ۹/۵۷ فیصلہ فرمایا ہے کہ ہر مجلس خدام الاحمدیہ کا قائد اپنے عہدہ کے لحاظ سے مقامی ایمرجنسی مجلس عاملہ کا رکن شمار کیا جائیگا۔ لہذا جملہ جماعتیں اسکی پابندی کریں اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں قائد کو بھی بلایا کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

روئداد جلسہ اطفال الاحمدیہ قادیان

(از مکرم عبدالقدوس احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بھی کام کررہی ہے مکرمی دفعدار محمد عبداللہ صاحب مربی اطفال الاحمدیہ مقرر ہیں۔ آپ ان احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مورخہ ۲۷ اگست کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں پندرہ اطفال نے حصہ لیا۔ تلاوتوں۔ نظموں اور مضامین سنانے کا دلچسپ پروگرام تھا۔ ایک بچہ نے زبانی تقریر کی۔ اور دوسرے نے کلمہ طیبہ کے زبانی معنی بیان کئے۔ خاکسار نے جلسہ کے شروع میں غرض و غایت بیان کی۔ اور جلسہ کے اختتام سے قبل جناب صدر صاحب جلسہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں نہایت مفید اور قیمتی نصائح بیان فرمائیں۔ آپ نے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ یاد رکھو۔ جتنے بھی انبیاء۔ اولیاء۔ صحابہؓ اور دوسرے نیک لوگ گذرے ہیں۔ یہ سب ابتداء میں بچے ہی تھے۔ انہوں نے اپنا بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا اچھی طرح گذارا۔ نیک کام کئے۔ دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنے۔ آج ان کا نام عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر یہ بچے بھی اپنے والدین کی اطاعت کریں گے۔ نیک کام کریں گے۔ دین سیکھیں گے۔ تو یہ بھی بڑے ہو کر عزت پائیں گے۔ اور چونکہ یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نونہال ہیں۔ اور بڑے ہو کر انہوں نے خدام اور انصار بننا ہے۔ اور سلسلہ کی ذمہ واریاں اٹھانی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی احمدی بچوں کی تربیت و اصلاح نہایت اہم اور ضروری ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ بچوں کی تربیت کا کام بہت مشکل بھی ہے۔ والدین کو اپنے بچے کی نفسیات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور حتی الوسع مارنے پیٹنے سے پرہیز کیا جائے۔ اس سے قبل کم از کم چالیس دن دعا کرنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی اولاد کے لئے تو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ بچوں کی تربیت بڑا صبر آزما کام ہے۔ والدین کو ان کی موجودگی میں کوئی نازیبا حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ بچہ فوراً اخذ کرتا ہے۔ اور سالہا سال تک اُسے نہیں بھولتا محض اپنی تربیت پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ تربیت کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ یتیم ہونے کے باوجود دنیا میں سب سے زیادہ تربیت یافتہ ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے آپ کی تربیت فرمائی۔ آپ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ نیک بچہ اپنے والدین کی نیک نامی کا بھی باعث بنتا ہے

آپ نے مربی صاحب اطفال کی خدمات کو بھی سراہا۔ اور پروگرام کی بھی تعریف فرمائی۔ نیز آئندہ مزید ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے اطفال الاحمدیہ میں تقسیم کرنے کے لئے مکرم مربی صاحب اطفال کی خدمت میں کچھ رقم بھی پیش کی گئی۔

بالآخر بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

درخواست دعا

حقیر جنوری سے سینہ کی درد کی زیادتی کی وجہ سے علیل ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

خاکسار سید نصیر الدین احمدی پٹنہ بہار

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پنکال کی درخواست پر مسجد احمدیہ پنکال کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے تک صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں سے چندہ جمع کرانے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اجازت دی ہے۔ نظارت ہذا توقع کرتی ہے کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ اور اس کی وجہ سے اُن کے لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوگی۔ ناظر بیت المال قادیان

ضروری تصحیح نظارت ہذا کی طرف سے بدر مورخہ ۱۹ ستمبر میں صفحہ ۲ پر جو اعلان "تفسیر صغیر" کے متعلق کیا گیا ہے اس میں رقوم بھجوانے کے لئے "امانت "ن" غلطی سے لکھا گیا ہے دراصل امانت "ت" میں رقوم بھجوانی چاہئیں احباب تصحیح فرمالیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ وزیر تعلیم مسٹر امرناتھ ودیا النکار نے آج شام یقین دلایا کہ پنجاب میں اردو کا بائیکاٹ نہیں کیا جائے گا۔ اور اس صوبہ میں اردو بدستور موجود رہے گی۔ وزیر موصوف حضرت مولانا آزاد کی طرف سے وزرائے تعلیم کی کانفرنس میں شریک ہونے والے ڈیلی گیٹوں کے اعزاز میں دیئے جانے والے عصرانہ میں نمائندہ الجمعیتہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ یہ عصرانہ راشٹرپتی بھون میں دیا گیا۔ عصرانہ میں تمام ریاستوں بشمول کشمیر کے وزرائے تعلیم، محکمہ جات تعلیم کے سیکرٹری اور دیگر افسران اور اخباری نمائندے شریک تھے۔ لیکن وزیر تعلیم یو۔پی موجود نہیں تھے۔

وزیر پنجاب نے کہا کہ صوبہ میں اردو تعلیم کی آسائشیں ختم نہیں کی جائیں گی۔ اس کے برعکس اردو دان طبقہ کو ہر قسم کی آسانیاں دی جائیں گی۔ مختلف محکموں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ سرکاری دستاویزات کی نقول جس زبان میں بھی طلب کی جائیں مہیا کی جائیں ان میں اردو زبان بھی شامل ہے۔

مسٹر ودیا النکار نے اس سے قبل پنجاب کی صورت حالات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ پورے پنجاب پر اس وقت اردو حاوی ہے۔ ہندی کے حامی اور مخالف دونوں کی زبان اردو ہے۔ اور وہ اردو ہی میں اپنا اپنا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ہندی اخبارات پنجاب میں بہت کم چلتے ہیں۔

قاہرہ۔ ۲۰ ستمبر۔ مصری اخبارات نے لکھا ہے کہ شام کے ساحل کے قریب امریکی اور روسی جنگی جہازوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ روزِ گذشتہ یہاں مصر اور شام کی مشترکہ فوجی کمان کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں شرقِ وسطیٰ کی فوجی صورت حال پر غور کیا گیا عربی زبان کے اخبارات نے لکھا ہے کہ شام کی فوج پوری طرح تیار کھڑی ہے۔ ترکی، لبنان اور اسرائیل نے بھی اپنی اپنی فوج سرحدوں پر بھیج دی ہے۔ مصری بحریہ کے جہاز بحیرہ روم میں مصر کے ساحل کے ساتھ ساتھ متعین کر دیئے گئے ہیں اور تیار کھڑے ہیں۔

ان اخبارات نے لکھا ہے کہ شامی سمندر میں روسی جنگی جہازوں کا اجتماع امریکی چھٹے بحری بیڑہ کی شامی سمندر میں نقل و حرکت کا جواب ہے۔ شام کی بندرگاہ لطاقیہ میں روسی جہازوں کی آمد ایک اہم واقعہ ہے۔ طویل مدت کے بعد روسی جنگی جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ جہاز حکومت روس نے اپنی مرضی سے بھیجے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ امریکی محکمہ صحت کے حکام نے بتایا کہ گذشتہ ہفتہ امریکہ میں انفلوئنزا کا ۵۰ ہزار اشخاص پر حملہ ہوا۔ اس وقت امریکہ میں اس وبا کے ایک لاکھ مریض ہیں۔

یاد دہانی

قادیان کا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے احباب اس میں شمولیت کی تیاری کر رہے ہونگے۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اس موقعہ پر بعض دوست اپنے غریب اور مستحق بھائیوں کی پارچات کیساتھ امداد فرمایا کرتے ہیں ایسے مخیر اور ذی ثروت دوستوں کی یاد دہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ اس سال بھی اپنے بھائیوں کا خیال رکھیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے چند روز بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ قابل امداد بھائیوں کے لئے گرم پارچات ہمراہ لائیں۔ اس سے ایک تو مستحق افراد کی بروقت امداد ہو جائیگی دوسرے انہیں بھی ڈاک کے زائد خرچ سے زیر بار نہ ہونا پڑے گا۔ امید ہے کہ احباب اس نیک کام کو نہ بھولیں گے۔

(عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان)

جناب سردار پورن سنگھ صاحب ایس۔پی فیروزپور کا اظہارِ تشکر

جناب سردار پورن سنگھ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور حال فیروزپور کو پریذیڈنٹ پولیس میڈل ملنے پر جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلۂ احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا خط لکھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں وہ اپنے خط مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں:۔

میرے پیارے شری برکات احمد صاحب۔

میں آپ کی طرف سے پریذیڈنٹ پولیس میڈل کے عطا ہونے پر اظہار مبارکباد کرنے پر بہت ممنون ہوں۔ یہ سب اعزاز مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ جیسے دوستوں اور خیر خواہوں کی دعاؤں سے حاصل ہوا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے پُرخلوص دوست اس خود غرض دنیا میں بہت تھوڑے ہیں

کوئی خدمت میرے لائق ہو۔ زیادہ آداب

بخدمت شری برکات احمد صاحب — آپکا مخلص پورن سنگھ

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ ستمبر سے ختم ہے

نمبر ۱۱۲۲ مکرمی احمد نبی صاحب بینال گڑھ اڑیسہ
نمبر ۱۱۹۲ ۔۔ پی احمد علی صاحب مرکرہ کورگ
نمبر ۱۲۹۱ ۔۔ منشی فیروز الدین صاحب جموں کشمیر
نمبر ۱۱۵۶ ۔۔ محمد عاشق حسین صاحب خانپور ملکی بہار
نمبر ۱۴۵۲ ۔۔ پی۔ایم بشیر احمد صاحب بنگلور (میسور)
نمبر ۱۲۸۵ ۔۔ سید عبدالرزاق صاحب بمبئی نمبر ۱۲ بمبئی
نمبر ۱۵۳۹ ۔۔ عبدالباری صاحب بمبئی نمبر ۸
نمبر ۱۴۲۰ ۔۔ خواجہ حبیب اللہ صاحب کرن نگر سرینگر (کشمیر)
نمبر ۱۳۹۳ ۔۔ منظر احمد صاحب پال رانچی بہار
نمبر ۱۵۸۱ ۔۔ ارمان علی صاحب احمد آباد نمبر ۱۱ بمبئی
نمبر ۱۵۸۶ مکرمی ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور سٹی راجستھان
نمبر ۱۵۸۸ ۔۔ سید بدار صاحب شموگہ (میسور)
نمبر ۱۵۹۰ مکرمہ مسز محمد صاحب کرنول آندھرا اسٹیٹ
نمبر ۱۵۹۱ مکرمی داؤد احمد صاحب عرفانی دارنگل (دکن)
نمبر ۱۵۹۲ ۔۔ شیخ عبدالعزیز صاحب شنکرپور اڑیسہ
نمبر ۱۵۹۴ ۔۔ ایس ایم احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی بہار
نمبر ۱۱۵۳ ۔۔ محمد رفیق صاحب حسین پور یو۔پی
نمبر ۱۶۲۵ ۔۔ عبدالکریم صاحب احمدی آسنور کشمیر
نمبر ۱۰۷۲ ۔۔ منشی عبدالحفیظ صاحب کریل یو پی
نمبر ۱۶۵۳ ۔۔ فضل احمد صاحب نعفل حسین صاحب لائلپور پاکستان
نمبر ۱۵۵۶ ۔۔ شیخ محمد ابراہیم موسیٰ بنی مائینز بہار
نمبر ۱۲۸۸ ۔۔ انچارج صاحب انجمن احمدیہ دہلی
نمبر ۱۶۲۸ ۔۔ محمد احمد صاحب کانپور (یو۔پی)
نمبر ۱۴۵۹ ۔۔ اے مجید صاحب جمشید پور (بہار)

پتہ مطلوب ہے

محمد نور عالم صاحب ایم۔اے لیکچرار ایس۔این۔ایس کالج شاہ پور پٹوری ضلع دربھنگہ بہار کی خدمت میں نظارت بیت المال کی طرف سے ایک چٹھی بابت چندہ بھیجی گئی تھی۔ لیکن وہ واپس آگئی ہے معلوم ہوتا ہے یا تو انکا ایڈریس درست نہیں یا وہ وہاں سے کسی اور مقام پر جا چکے ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے حالیہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو ان کے ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

والسلام ناظر بیت المال قادیان